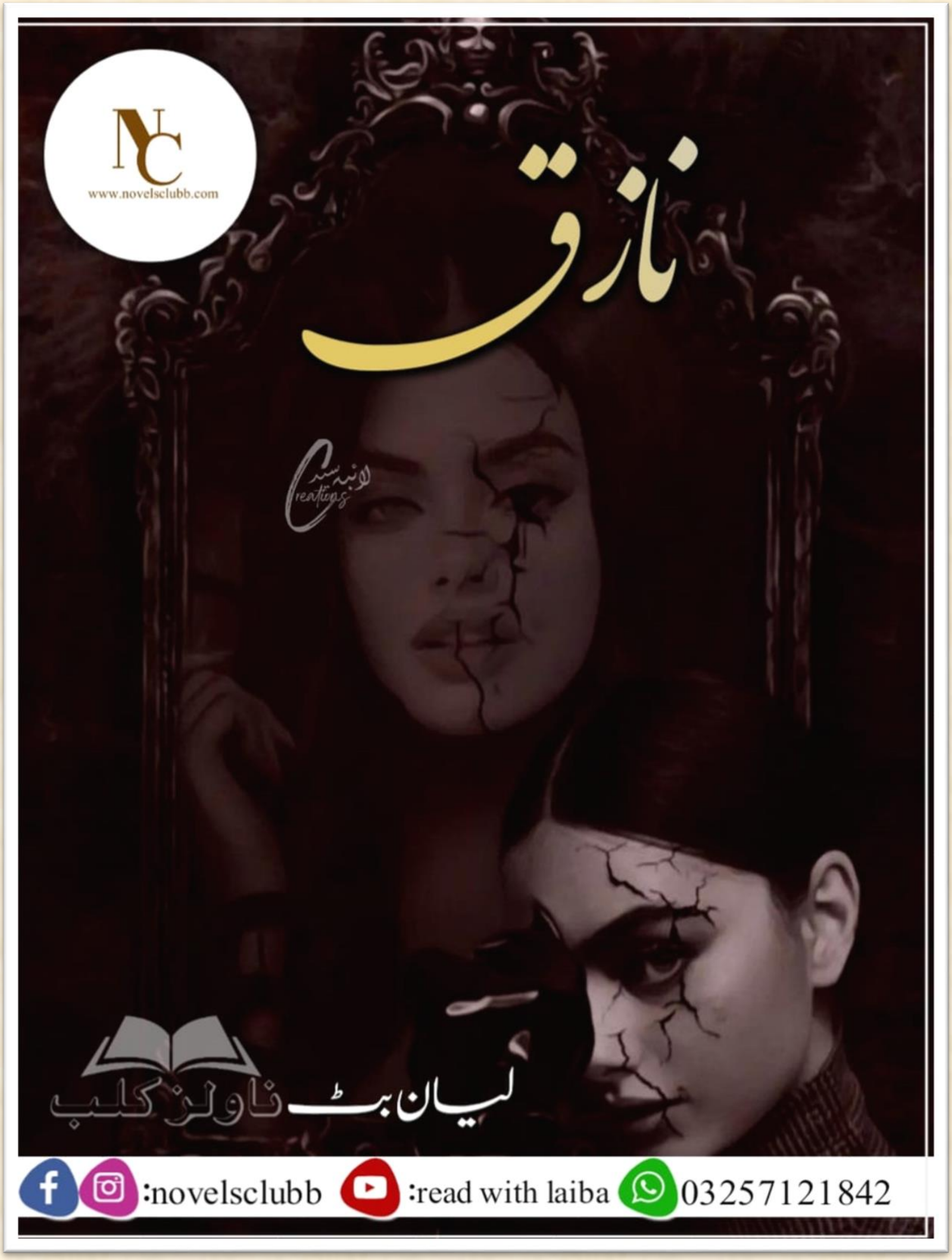

www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

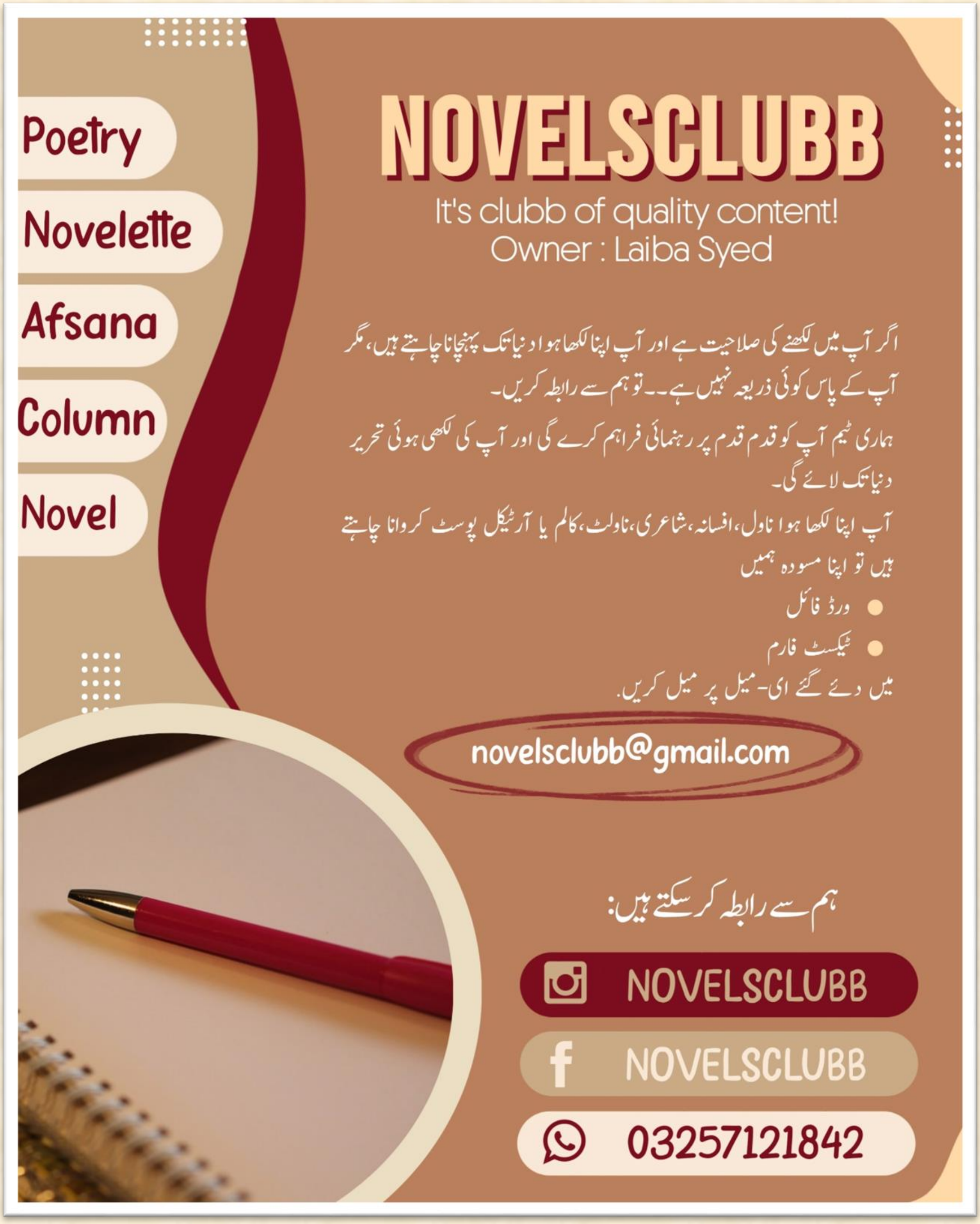

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

نازق

قسط نمبر: 7

موت

خواب تو آنکھوں میں ہیں اب بھی

پھر بھی ان کی تعبیروں سے دل ڈرتا ہے

تھکے ہوئے پر دڑے ہوئے دل

دکھی ہوئی آنکھوں سے کہہ دو

اور کوئی اب خوان نہ دیکھے

اب خوابوں کے سارے دریچے بند ہی رکھے

تعبیروں سے انکھ مچولی کھیلنا چھوڑے

11 جولائی صبح 9:30

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نازق اسمہ احمد کے اوفس کا دروازا کھولتی اندر داخل ہوئی اسمہ احمد اس وقت کسی بھی چیز کی توقع کر سکتی تھیں مگر نازق کا اپنے سامنے ہونا یہ انھوں نے نہیں سوچا تھا۔چند لمحہ وہ اسے دیکھتی اس بات کا اندازہ کرتی رہیں کہ کیا نازق وہاں ہے بھی یا یہ بس ایک وہم ہے۔نازق انھیں یوں خود کو دیکھتا پا کر مسکورائی، فکر مت کریں میں حقیقت میں آپ کے سامنے ہوں اور میں ہی پہلا اور آخری حل ہوں۔

وہ مسکورائی اسمہ احمد بھی مسکورائی،

اور میری مدد کے بدلہ میں تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔

اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کرے گئے پہلے آپ یہ بتائے کہ آپ ہمارا ساتھ چاہتی بھی ہیں یا نہیں۔

وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھی تھی۔

تم چاہتی ہو میں تم سے منت کرو۔

نہیں میں ایسا نہیں چاہتی۔اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔دونوں خاموش ہوگیں پھر اسمہ احمد نے بات دوبارا کا آغاز کیا

میں یہ چاہتی ہوں کہ تم مجھے اور جمیل کو اس سب سے باہر نکالو، جمیل کہاں ہے؟ یہ میں نہیں جانتی مگر مجھے یقین ہے تم جانتی ہو۔نازق مسکورائی،

وہ واپس آئے گا وہ بات کر چکی تھیں ان کے پاس کہنے کو اور کچھ نہیں تھا۔

میں صرف آپ کو اس سب سے نکالوں گئ جمیل کو کیس سے نکال لیا جائے گا مگر اس کے علاوہ اور کچھ اب اس کے لیے نہیں ہوگا۔

Clubb of Quality Content

کیا مطلب ہے تمہارا؟

میرا مطلب یہ ہے کہ نا آپ اور ناہی جمیل اس کمپنی کو چلا سکتے ہیں آپ کو اگر اتنے ماء سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ میں اس کمپنی میں 75 فیصد کی پاٹنر ہوں تو میرے کیا کسی کے لیے بھی اندازہ کرنا مشکل نہیں ہوگا کہ آپ کمپنی کو کیسے تباہ کر رہی ہیں۔آپ اس نقصان کا اندازہ کر سکتی ہیں جو ہمیں ان چند ماہ میں ہوا ہے اوپر سے متفق سے ہونے والا فائدے کے ساتھ بھی جو

آپ نے کیا ہے وہ مجھے پتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خیر تخت نااہل لوگوں کو زیادہ وقت برداشت نہیں کر سکتا۔

اسمہ احمد اس کی بات نہیں سن رہے تھیں، کیا تم نے کہا کہ تم 75 فیصد کی پاٹنر ہو۔

نازق خاموش ہوئی پھر مسکورا کر سر اثبات میں ہلایا۔

نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا، ایسا بلکل نہیں ہو سکتا، تم جھوٹ بول رہی ہو۔

اسمہ احمد میں نے آپ کو ایک فائل دی تھی آپ نے وہ کھولی تک نہیں میں جانتی ہوں۔

ایسا نہیں ہو سکتا تم نے کچھ کیا، تم نے کچھ بدلہ ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم نے پیپرز میں کچھ جھول کیا ہے۔ تم گولڈ ڈیگر، تم نے کچھ تو کیا ہے تم میری کمپنی مجھ سے لینا چاہتی ہو۔

بلکل میں ایسا ہی چاہتی ہوں اور میں اسی لیے آئی ہوں۔ نازق نے اسمہ احمد کی بات کاٹی۔

وہ شوک کے مارے کچھ کہہ ہی نہ پائیں آپ کا اپنا 25 فیصد آپ کے پاس رہے گا مگر یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں جانی چاہیے۔ میں آپ کو اس سب سے باہر نکالو گئی جمیل کو کمپنی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سے کچھ نہیں ملے گا چونکہ کمپنی واپس احمد انڈسٹرز سے لینک ہو جائے گئ سو کیس نور کا کام ہے جو ہم پہلے ہی فیگر اوٹ کر چکے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔

اور اس سب کے بدلہ میں مجھے کیا کرنا ہو گا؟

اسمہ احمد نے اس کی بات کے جواب میں کہا۔

اس نے کرسی کی پوشت سے سر ٹیکا یا اور انکھین موند لیں اسمہ احمد اپنی کرسی پر بیٹھی باغور اسے دیکھ رہی تھیں۔

آپ سے زیادہ نے ایک بات کی تھی؟ نازق نے یوں ہی ٹیک لگائے انکھیں موندے کہا۔

اسمہ احمد کو سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں معلوم ہو گیا تھا کہ نازق کا اشارہ کس طرف تھا۔

انھوں نے یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ نازق ان سے کچھ ایسا کہے گئ۔

لڑکی تم ہوش میں تو ہو کیا بول رہی ہو؟

نازق نے انکھیں کھولیں اور کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھی،

اتنا ریایکٹ کرنے کی بات نہیں ہے میں آپ سے رشتہ لانے کی بات کر رہی ہوں جو کہ آج نہیں تو کل آپ کو لانا ہی تھا اور اگر آپ ایسا نہیں کرتیں تو شادی آپ کے بغیر بھی ہو سکتی ہے البتہ آپ اور جمیل کیا کرے گئے یہ آپ بہتر جان سکتی ہیں۔

تم بہت تیز ہو اسمہ احمد نے بے بسی برے غصے سے کہا۔

آپ شاید زہین کہنا چاہتی ہیں۔

جمیل مر جائے گا اور وہ مرا تو میں بھی مر جاؤ گئی نازق چند لمحوں کے لیے خاموش ہوئی پھر کہا

every soul deserves a grave

فکر مت کریں پھر اسے اور آپ کو دفنا دیا جائے گا۔زندہ رہنا چاہتی ہیں تو بتائیں ورنہ مرنے کے بعد ازکی اور زیاد بھی شادی کر ہی لیں گیے اور کمپنی بھی زیاد کو مل جائے گئی۔

جمیل ،اسمہ احمر نے کچھ کہنا چاہا، میں مر کر بھی جمیل کو کچھ نہیں لے نے دوں گی اب آپ مجھے بتائے کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

اسمہ احمد چند لمحے کی خاموشی کے بعد بس سر ہلا سکیں تھیں۔ وہ یہ جنگ ہاری تھیں اور آب انھیں جنگی قیدیوں کی طرح اہر بات پر صرف سر ہی ہلانا تھا۔

15 جولائی

ایڈم دروازا کھولے زمیں پر بیٹھی نازق کو دیکھ رہا تھا جس کا یہاں سے نیم رخ نظر آ رہا تھا۔ وہ قدم قدم چلتا بیڈ کے پاس زمین پر پڑے رگ پر نازق کے برابر بیٹھ گیا۔ نازق ایڈم کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ پہلی بار، پہلی بار، نازق اپنے پاس بیٹھے ایڈم کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ ایڈم نے کچھ بھی کہے بغیر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ اس کی آنکھیں رونے کے وجہ سے سوجھی ہوئی تھیں۔

ایڈم مونا کو دفنایا ہے کیا تم نے؟ یہ سوال وہ ایڈم سے جانے کتنی ہی بار کر چکی تھی۔ اسے کس چیز کا ڈر تھا۔

ایڈم نے سر اس بات میں ہلایا وہ خاموش ہو گئی۔

ایڈم تمہیں پتا ہے مجھے کس چیز کا ڈر تھا۔

ایڈم خاموش رہا وہ پچھلے چند دنوں سے اسی طرح بے ربط باتیں کر رہی تھی۔

میں مونا کو کسی کچرے کے ڈبّے میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔اس کی آواز آخر میں رندگئی، آنکھوں میں نمی اگئی تھی۔میں نے مونا کا زخم دیکھا تھا میں اس پر خراش بھی نہیں دیکھ سکتی تھی، میں نے اسے مٹی میں بے سود دیکھا ہے ایڈم، وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ایڈم نے نازق کو کبھی اس طرح روتے نہیں دیکھا تھا وہ شاید ایساز کی کے مرنے پر روئی تھی۔

لوگ یہ کیو سمجھتے ہیں کہ انسان کو مارنا قتل ہے جانور کو مارنا بھی تو قتل ہی ہوتا ہے۔اس کے رونے میں تیزی آئی تھی ایڈم اسے چپ نہیں کروا رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ وہ رو لے تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے۔

Clubb of Quality Content

ایڈم مجھے اکیلا چھوڑ دو میں مونا پر صبر کرنا چاہتی ہوں، چلے جائو یہاں سے کوئی اور وقت ہوتا تو وہ نازق کی بات کبھی نہ مانتا مگر آج وہ اسے صرف اس لیے چھور کر جا رہا تھا کہ وہ خود کو مضبوط کر سکے وہ نازق کو نازق کے لیے چھوڑ کر جا رہا تھا۔نازق کو ایڈم کے قدم دور جاتے محسوس ہوئے وہ چند لمحے دروازے کو دیکھتی رہی۔

****

ایڈنبرگ وہ شہر ہے جو اپنی پورانی عمارتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔عبدالرحمان خان کے تین بیٹے تھے۔عبدالرحمن خان خود تو جو ملتا اس میں خوش رہنے والوں میں سے تھے مگر ان کی اولاد ایسی نہیں تھی۔انھیں زیادہ کی خواہش تھی مگر معاملہ یہاں تک نہ تھا ان کی خواہش، خواہش نا رہی تھی۔وہ چاہ کے اس مقام پر پہنچ گئے تھے کہ انھیں غلط، غلط معلوم نہیں ہوتا تھا۔ان کے سب سے بڑے بیٹے میں یہ چیز نہیں تھی مگر امیر ہونے کی خواہش تھی جو پوری نا ہو سکی ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بھائی پیسہ کمارہے تھے، سہی یا غلط اس کی پرواانھیں نہیں تھی۔اور اگر کبھی انھوں نے اپنے بھائیوں کو ان کا عمل نامہ دیکھنا چاہا تو ان کے بھائیوں نے یہ کہہ کر اپنے ضمیر کو سولا دیا کہ ان کا بھائی ان سے حسد کرتا ہے۔نور خان عبدالرحمان کی چھوتی پوتی تھی اور ان کے بیٹے کی چھوتی بیٹی عبدالرحمان خان کے دو چھوٹے بیٹوں کو اللہ نے بیٹیوں جیسی رحمت نہیں دی تھی۔یہ رحمت کا خزانہ اللہ نے صرف ان کے بڑے بیٹے کو دیا تھا، مگر بدنصیبی ایسی کہ اس رحمت کی قدر انھیں کبھی نہ ہوئی۔نور سب سے چھوٹی تھی وہ یہ سب الگ طرحا سے محسوس کرتی تھی۔اس کی باقی بہنیں بھی یہ سب محسوس کرتیں تھیں

لیکن نور مختلف تھی۔وہ مسائل کا حل تلاش کرنے والوں میں سے تھی۔وہ اپنے باپ کے اس سلوک کی وجہ جانتی تھی وہ اس کا حل بنانا چاہتی تھی سو اس کے دل میں پیسہ کمانے کی چاہت اٹھائی۔وہ ہر چیز میں پیسا تلاشنے لگی،

کیا کرو گئی تو کتنا پیسا ملے گا،

مگر وہ انسان کی خصلت سے واقف نہیں تھی انسان،انسان ہوتا ہے وہ عمال دیکھتا ہے یہ خدا ہے جو انسانوں کی نیتوں پر جنت اور جہنم کا فیصلہ کرتا ہے ورنہ انسان تو دوسروں کو جہنم کا سرٹیفیکیٹ جاری کرتے لمحے کو نہ روکے،اس کا جیتا جاگتا ثبوت نور تھی۔شروع میں نور کو کسی نے کچھ نہیں کہا سب اس کی باتیں سن کر مسکوراتے تھے کبھی ہنس بھی دیتے آہستہ آہستہ سب اس کی باتوں سے چڑنے لگے،اس پر طنز کرنے لگے،

تمھیں پیسے کی اتنی چاہت کیو ہے؟

نور مسکورا دیتی وہ سب کو وہ بات نہیں بتا سکتی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی لوگوں کے دل میں اس کے نام کے ساتھ لالچی کب جڑا تھا۔نور کی بڑی چاچی نور کی ماں کی طرحا ہی ایڈنبرگ سے تھیں جب کے چھوٹی چاچی انڈیا سے تھیں نور کی بڑی چاچی نور کو کچھ خاص طرحا سے ناپید

کرتی تھیں وہ نور کی پیسے کی محبت سے واقف تھیں، وہ اکثر سب کو یہ کہا کرتیں تھیں کہ نور کی پیسے سے محبت ایک حد تک اچھی لگے گئی ورنہ لوگ تو پیسے کے لیے بہت کچھ کر جاتے ہیں اور پھر کسی نا کسی کا قصہ بیان کرنے لگتی۔

وہ اکثر اپنی چیزیں نور کے کمرے میں رکھ کر سب کے سامنے یہ کہتی نور اگر چاہیے تھا تو مجھ سے کہہ دیتی میں نے کون سا منا کر دینا تھا کسی کی چیز اس کے بغیر پوچھے نہیں لیتے شروع میں تو نور ہچکیچاتی اور کچھ نہ کہتی، آہستہ آہستہ نور کو یہ احساس ہوا کہ وہ manipulate ہو رہی ہے۔اور کم از کم نور manipulat نہیں ہو سکتی، سو اس نے نا کہنا سیکھا۔

نہیں یہ میں نے نہیں کیا، مجھے اگر چاہیے ہوتا تو میں آپ سے مانگ لیتی۔

شروع میں وہ ہنس دیتی بعد میں انھیں احساس ہوا جو وہ اتنے عرصے سے کر رہی ہیں وہ اب کرنا ممکن نہیں۔ وہ سب کے دل میں نور کے لیے شک ڈالنا چاہتی تھیں جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو چکی تھیں مگر اب سب کو لگتا تھا کہ وہ خود ہی اپنی چیزیں رکھ کر بھول جاتیں ہیں یا شاید کسی نے غلطی سے وہاں رکھ دیا ہو گا۔ نور پہلے ہی اپنے باپ کی ہر وقت کی بیٹیوں کی وجہ سے ہونے والی شرمندگی پر طعنے سن سن کر تھک چکی تھی، وہ ٹین ایجر تھی وہ

سب کا خود کو لالچی سمجھنا برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ایک دن نور اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنی آنٹی کی طرف گئی تھی۔اس کے کزن کی برتھڈے تھی وہ سیاہ رنگ کے فروک میں بہت پیاری لگ رہی تھی اس کے بال wavy تھے۔اس نے بال کھولے چھورے ہوئے تھے سنہری بال اور سبز انکھیں اور اس کا مسکورانے کا انداز وہ سب سے خوبصورت لڑکی معلوم ہوتی تھی۔اس کے کزن کا کیک کٹا اور بہت سے تحفے تحائف لیے دیے گئے۔نور اپنا پیر و تک آتا فروک سمبھالتی اندر گئی وہ تھک گئی تھی،آرام کرنا چاہتی تھی۔ل وہ ابھی لونگ روم میں آئی ہی تھی کہ اس کی آنٹی سے اس کے فروک پر جوس گرا،

سوسوری نور ڈیر مجھے معاف کرنا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور فروک پر گرے جوس کو ہاتھ سے صاف کرتی جنجولائی،

نو ایٹس فائن۔

وہ اس وقت ان کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی،مگر شاید ان کا اس سے بلکل مختلف ارادہ تھا۔

نہیں تم میرے روم میں چلی جائو میرا وشروم یوز کرلو۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں۔اس نے کہہ کر وہاں سے جانا چاہا مگر انھوں نے اسے زبردستی اپنے کمرے میں بھیج دیا۔

نور اپنا پرس باہر ہی رکھ گئی تھی بہت تیزی سے انھوں نے اپنا ایک بہت قیمتی سٹ نور کے پرس میں ڈال دیا۔ باہر آہ کر انھوں نے سب میں یہ افراتفری ڈال دی کہ ان کا سٹ نہیں مل رہا ہر کوئی ادھر آدھر دیکھنے لگا۔

میرا سٹ بہت قیمتی تھا مجھے وہ چاہیے کسی بھی قیمت پر سب کے بیگز کی تلاشی ہو گی۔ وہ ایڈنبرگ کے امیر لوگوں میں سے تھے وہ ایسا کر سکتے تھے امیروں کو ہر چیز معاف ہوتی ہے یکایک بہت سے گارڈز آگے بڑھے آخر ایسا کیا تھا جو وہ کرنا چاہ رہی تھی نور وشروم سے باہر آچکی تھی وہ بے واقوف نہیں تھی نا ہی کوئی معصوم لڑکی وہ جانتی تھی کہ دروزا کے اس پار اس کے ساتھ کچھ تو ہو گا مگر اسے غلط لگا تھا اس کے ساتھ کچھ نہیں بہت کچھ بلکے سب کچھ ہونے والا تھا۔

اس کے واپس آنے تک سب کی تلاشی لے لی گئی تھی،

نور کا بیگ بھی دیکھو!

سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسے معلوم ہوا تھا کہ معاملہ جتنا وہ سمجھ رہی ہے اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ ایک گاڈ نے نور کا بیگ جھپٹنے کے سے انداز میں اس سے لیا وہ سب اتنا جلدی ہوا کہ اسے کچھ سوچنے کا بھی وقت نہ ملا۔ اس آدمی نے ایک نظر نور کو دیکھا نور نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ گاڈ اب اس کے بیگ سے وہ سٹ نکال رہا تھا۔ نور نے اس دن بہت کچھ دیکھا تھا، بہت سی فیر یٹیلز اس دن ختم ہوئی تھیں، اس کا دل ٹوٹا تھا۔ اس کے باپ نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکی تھی۔ وہ زہین تھی مگر آج اسے اپنے زہین ہونے کا کوئی فائدا نظر نہیں آیا تھا۔ آج کے دن اس نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ خود کو اس مقام پر لائے گئی کہ لوگ اسے سنتے رہیں اور اس کے لیے اسے پیسا چاہیا تھا اگر اسے کسی سے کوئی گلہ نہیں تھا تو وہ پیسا تھا اگر آج پیسا اس کے پاس ہوتا تو وہ یہ سب برداشت نا کرتی۔

اسے گلہ تھا اپنے باپ سے، کیا وہ اسے اتنا ناپسند کرتے تھے کہ صرف ایک الزام پر اسے گھر سے نکال دیا کیا وہ اتنی ہی بوجھ تھی ان پر کیا ان کے دل میں اس کے لیے محبت زرابرابر بھی نا تھی۔ باپ تو وہ سایادار درخت ہوتا ہے کہ موسم کی سختی کو اولاد تک پہنچنے نہیں دیتا اور اس

کے باپ نے کیا کیا تھا اسے زمانے کے آگے پھینکا تھا۔وہ اس سب کے لیے بہت چھوٹی تھی یہ اس کے لیے مشکل تھا نا ممکن نہیں۔

وہ امیر ہونا چاہتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ وہ ایڈنبرگ میں تھی سد شکر وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ یہ جانتی تھی کہ وہ ڈھیٹ ہے مرے گی نہیں۔

اللہ نے انسان کو بہت ڈھیٹ بنایا ہے کسی بھی حالات میں سروائیو کرنے والا۔نور آج میں رہنے والی لڑکی تھی وہ حال میں رہتی تھی اسے ماضی سے کوئی سروکار نہیں تھا یا شاید یہ وہ تسلی تھی جو وہ خود کو دیتی تھی اس نے اپنے باپ اور باقی سب کو معاف کر دیا تھا۔یہ اس نے اپنے سکون کے لیے کیا تھا اس کا ماننا تھا کہ اگر وہ انھیں معاف نہیں کرتی تو وہ دل پر ایک بوجھ رکھے گی اس نے اپنے لیے سب کو معاف کیا تھا مگر ہماری زندگی میں ہونے والا ہر واقعہ ہم پر کوئی نا کوئی اثر ضرور چھوڑتا ہے اور نور پر اس واقعے نے نا اعتباری جیسا اثر چھوڑا تھا۔

نور لوگوں پر اعتبار نہیں کرتی تھی، وہ دوست نہیں بناتی تھی، مگر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو آپ کو اپنے فیصلوں پر قائم نہیں رہنے دیتے، ادریس ان میں سے ایک تھا۔نور سے اس کی دوستی ایڈنبرگ میں ہوئی تھی وہ اور زیاد ایڈنبرگ آئے تھے۔ان کے ساتھ زیان بھی ہوتا مگر

زیان پاکستان سے باہر جانا پسند نہیں کرتا تھا اور اس کی وجہ کون تھی یہ کسی سے چھوپی ہوئی نہیں تھی۔

ادریس اور زیاد بہت اچھے دوست نا تھے مگر دوست تھے وہ میز کے گرد لگی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں باتیں کر رہے تھے۔ اگر جو یہاں زیان ہوتا تو معملات مختلف ہوتے وہ کیسا انسان تھا کاش وہ ان کے ساتھ آتا وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے جب ان کے قریب لگی ایک میز پر وہ آکر بیٹھی، ادریس اسے جانتا تھا وہ اس کی یونیورسٹی میں ہی پڑتی تھی پر پہلے کبھی بات نہ ہو سکی تھی، وہ اٹھا اور اس کے ٹیبل تک گیا،

excuse me

اس نے نور کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ نور نے بے ظاری سے اسے دیکھا۔

جی کیا کہنا ہے آپ کو؟

وہ مسکورایا وہ نہیں مسکورائی،

اگر آپ کو یاد ہو تو اس دن آپ نے مجھ سے ادھار لیا تھا واپس کرنے کا ارادہ ہے یا میں اسے ٹریٹ سمجھو۔

نور کو یاد آیا اس کے بیگ میں سے پیسے کسی نے لے لیے تھے اور وہ کیفے ٹریا میں کھانے گئی تھی اس وقت ادریس نے اس کی مدد کی تھی۔

جی میں آپ کو ڈھونڈ رہی تھی پیسے واپس کرنے کے لیے۔

یہ میرے لیے خوشی کی بات ہونی چاہیے یا مجھے ڈرنا چاہیے۔

کیا مطلب ؟وہ الجھی تھی۔

دیکھے میں خوش ہوں کہ مجھے پیسے واپس ملے گئے یا غم کرو کہ مجھے ایک وکیل ڈھونڈ رہا ہے، رہی ہے؟اس نے تحسی کی۔

آپ جو سمجھانا چاہے سمجھ سکتے ہیں۔

ساتھ ہی اپنے بیگ سے کچھ کرانسی نوٹ نکالے اور ادرایس کے سامنے کیے جسے اس نے نور کی طرف واپس بڑھایا،

میں مذاق کر رہا تھا۔

آخری اطلاعات تک ہم دوست نہیں ہیں جو آپ مجھ سے مذاق کریں۔ہم بن سکتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ خاموش ہو گئی پھر اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے جانے لگی ادریس اس کے پیچھے گیا تھا اور زیاد کو لگا کہ وہ وہاں مس فٹ ہے وہ اپنی جگہ بیٹھا رہا ادریس کی واپسی جلدی ہوئی تھی اس کے چہرے پر مسکورہٹ تھی دروازے پر ہونے والی دستک نور کو حال میں لائی تھی۔

مراد احمد کے بلکل سامنے میز پر وہ بیٹھے ہوئے تھے۔وہ جو ہر سوال کا جواب تھے،وہ جو ہر راز سے پردہ اٹھانے لگے تھے،ان کے لہجے میں کچھ تھا جو مراد احمد کو عجیب لگا تھا۔

میرے ساتھ سالوں بعد رابطہ کرنے کے پیچھے تمہارا کیا مقصد ہے؟تمہارے کیا فائدا ہے اس میں؟

وہ مسکورائے میں صرف ایک موہرا ہوں میں اپر سے اوڈر لیتا ہوں۔

پھر یہ اوڈر سالوں پہلے تمہیں کیو نہیں ملا مراد احمد کے یوں کہنے پر وہ دوبارا مسکورائے۔

سالوں پہلے کہیں اور سے اوڈر ملا تھا تب اوپر کوئی اور تھا اب کی بار مراد احمد کے مسکورانے کی باری تھی۔

یا اوپر والے بدلتے کیسے ہیں مراد احمد بہت رازدارانہ انداز میں پوچھ رہے تھے۔وہ مراد احمد ہی کے انداز میں آ گئے کو ہوا،

فاطمہ کا بھائی یونو۔

ویسے میرا خیال ہے ملکا کا معاملہ ہے ورنہ یہ کام تمہاری چھوروں میں خود ملکا سے نیچے بات نا کرتا

مراد احمد مسکورائے ان کی ہنسی تیش میں بدلی،

تم نے میرے بیٹے کے قاتلوں پر پردہ ڈالا،ان کی آنکھوں کے سامنے زکی کا چہرا آیا، سفید کفن میں لپیٹا ہوا زکی۔

میں نے پہلا بھی کہا ہے میں موہرا ہوں میں صرف وہ پتا سکتا ہوں جو جانتا ہوں۔

مراد احمد نے دھرام سے ہاتھ میز پر مارا،

جو جانتے ہو پتاو،

وہ کہنے لگا زکی مراد احمد اس کے سر پر ٹانکے لگے تھے اس کی سرجری سیکسیسفول رہی تھی مگر وہ کوما میں تھا تین ماہ وہ کوما میں رہا پھر ایک دن وہ ہوش میں آیا اس کے ارد گرد پینٹنگ کا سامان تھا اس نے ایک پینٹنگ بنائی شاید وہ جانتا تھا کہ وہ زندہ نہیں رہے گا، وہ پینٹنگ بنا کر وہ خاموشی سے لیٹ گیا مگر جانتے ہو اسے کسی نے گرایا تھا، اور وہ وہی تھا جس نے بعد میں اس کی oxygen line بند کی تھی۔ وہ oxygen line بند ہونے کی وجہ سے مرا تھا۔

مراد احمد کو لگا جیسے انھوں نے آج دوبارا زکی کو کھو دیا ہو۔ وہ ان کی پہلی اولاد تھا، اس نے انھیں باپ بنایا تھا اسے ان کو بہت سی امیدیں تھیں۔

اس کی وہ پینٹنگ کہاں ہے؟

یہ سوال انھوں نے کس طرح کیا تھا یہ وہی جانتے تھے۔

وہ پینٹنگ آپ کے سب سے قریبی ملازم کے پاس ہے وہ جو ہر وقت آپ کے پاس ہو وہ جو جہاں آپ جائے وہاں ہو وہ جو سب سے بھروسے مند ہو میں نام نہیں لے سکتا کیوں کہ میں نام نہیں جانتا مگر وہ اکثر یہاں مدد کے لیے ان کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی مراد احمد اٹھ کر باہر آ گئے تھے۔

Clubb of Quality Content

اب وہ تیز تیز چلتے سوچ رہے تھے کہ وہ پینٹنگ کس کے پاس تھی۔ان کا سب سے قریبی ملازم کون تھا جس نے قاتل کی مدد کیا تھی۔پینٹنگ اس کے پاس نہیں تھی مگر پینٹنگ اس تک پہنچانے والی تھی۔

رہاداری میں چلتا وہ ایک فائل لیے اوفس کی طرف بڑھ رہا تھا۔فائل کا رنگ سیاہ تھا۔دروازے پر دستک دیتا وہ اندر داخل ہوا اسے اپنے سامنے دیکھتا ازکان مسکورایا وہ جواباً مسکورایا فائل ہوا میں بلند کی یہ اشارہ تھا کہ کام ہو گیا ہے۔ازکان کی مسکوراہٹ گہری ہوئی۔شیطانی سیکرٹری نے فائل ازکان کی طرف اچھلی جس کو ازکان نے ہاتھ بلند کر کے پکڑ لیا تھا۔

کیچ اچھا ہے تمہارا۔

ازکان سر کو خم دیتا تعریف وصول کر چکا تھا۔

میں کس چیز میں نہیں اچھا ازکان نے مسکرا کر سوال کیا جواباً سیکٹری بھی مسکرا۔

نازق کے نا ہونے کا بہت فائدا ہے ویسے،

ازکان میں نے تم جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا سب کے سامنے کچھ اور ہو اور اصل، اصل کیا ہے تمہارا۔

نازق کو لگتا ہے وہ سب سے ذہین ہے مگر اگر وہ جان جائے تو وہ تمہیں سہرائے بغیر نہیں رہ سکتی کس مہارت سے تم نے اسمہ احمد کا اکاؤنٹ استعمال کیا ہے میں سوچتا ہوں اگر جو گزیل جان جاتی کہ اسے جو error بتایا گیا ہے وہ در حقیقت میرا انسٹول کردا پلن ہے۔

ازکان مسکورایا صرف ایک دن آئی تھی وہ بچی اور تمہارا جھول اسے تم پر یقینی ڈاؤٹ ہوا تھا۔

وہ بچی نازق کی بہن ہے بھولو نہیں۔

ازکان تم فیصلہ کرلو کے نازق زہین ہے یا نہیں کبھی کہتے ہو وہ خود کو زہین کہتی ہے کبھی کہتے ہو وہ اس کی بہن ہے ازکان یہ بات تم اور میں دونوں جانتے ہیں کہ نازق اگر تلاش کرنے پر آئے تو وہ ہمارے جسموں سے کھال تک کھینچ دے وہ خود اس طرف نہیں آتی، ورنا، اس نے بات اُدھوری چھوڑ دی۔

نازق کچھ عرصہ کچھ نہیں کرے گئی پھر ازکی کی شادی کے بعد وہ کچھ عرصہ مصروف رہنے والی ہے۔

یہ ازکی کی شادی کہاں سے بیچ میں آئی وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھا۔

ازکان احمد نازق سے دس قدم آگے ہی رہتا ہے اس کا اندازہ تمہیں آنے والے کچھ وقت میں ہونے والا ہے۔وہ مسکرا کر کہتا اوفس سے باہر نکل گیا۔

پیچھے سیکٹری کا دماغ ازکان کی بات میں اٹک گیا آنے والا وقت آگے کیا ہونے والا تھا؟

قاسم احمد خاموشی سے سامنے کھڑے شخص کی بات سنتے رہے دونوں ہاتھ باہم پھنسائے وہ اس شخص کی بات پر غور کر رہے تھے۔

ہم مطلب تم مجھے یہ کہہ رہے ہو کہ وہ ہر ثبوت تک پہنچ چکا ہے اور بہت جلد وہ میری گردن تک آئے گا۔سامنے کھڑا شخص خاموش رہا وہ جانتا تھا وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا سو خاموشی میں ہی آفیت تھی یا اس کا خیال تھا۔قاسم احمد نے میز پر پڑا اپنا پیپر ہولڈر اس کے منہ پر دے مارا،اس کا سر چکرا یا تھا ہاتھ ماتھے پر خود بخود گیا وہ لڑ کھڑا یا تھا خون کی دھار اس کے ماتھے سے نکلی تھی۔

تم کیا کرر ہے ہو؟ قاسم احمد چیخے تھے یہ ان کا اوفس نہیں تھا ارد گرد پڑے سامان سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کارخانے میں ہیں۔ وہ قدم قدم چلتے اس کے پاس آئے جواب زمین پر پڑا کرارہا تھا۔

میں سالوں سے اس راز کو راز رکھے ہوئے ہوں۔ اس راز کو راز ہی رہنا ہو گا رازوں کی قیمت ہوتی ہے اور کسی نے سالوں پہلے راز کی قیمت ادا کی تھی جانتے ہو وہ قیمت کیا تھی۔

وہ جیسے اس کا جواب سننے کو روکے، اُس کی زندگی، ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے میں نے بھی وہ قیمت ادا کی ہے میں سفید نہیں رہا۔ مجھے وہ کرنا پڑا جو ضروری تھا اور میں وہی کروگا جو ضروری ہے، آج بھی، کل بھی، اپنی آخری سانس تک۔

چاہے سامنے کوئی بھی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا میں اپنے خون کا بھی لحاظ نہیں کروگا تم، تم کیا ہو؟ چہرا اس کی طرف مورے وہ کوئی اور ہی انسان لگ رہے تھے۔

وہ قاسم احمد جو شفیق تھے جو نرم تھے یہ وہ تو نہیں تھے یہ تو کوئی اور ہی تھا جس کی آنکھوں میں انسانیت نہیں تھی۔

میں قاسم احمد راز کو افشا نہیں کر سکتا، نہ ہونے دے سکتا ہوں۔اپنے دونوں ہاتھ آپر اٹھائے وہ اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہے تھے۔میں ان ہاتھوں سے وہ سب کچھ کر چکا ہوں جو کبھی میں نہیں کر سکتا تھا۔میں بھی کبھی سفید تھا مگر اب، اب میں کیا ہو گیا ہوں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔کوئی جو جان لے کہ میری حقیقت کیا ہے تو وہ مجھے....

وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئے، اٹھے اور میز تک گیے میز پورانی تھی جگہ جگہ سے رنگ اُڑا اڑا سا تھا۔ گہرے بھورے رنگ کی میز قاسم احمد نے دراز سے ایک ڈبہ نکالا، کوٹ اتر کر میز پر رکھا، سفید شٹ کی آستینیں کھنیوں تک مورے وہ اس شخص کے قریب بیٹھے، ڈبہ کھلے وہ اس میں سے چند چیزیں نکالنے کے بعد سامنے گرڑے شخص کی مرہم پٹی کر رہے تھے۔

مجھے معاف کرنا، وہ شخص پہلے سے بہتر محسوس کر رہا تھا مگر قاسم احمد کو سمجھنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

جانتے ہو تاریخ میں ایک ایسا قصہ بھی ملتا ہے کہ جب ایک قوم نے دوسری قوم کی مدد کی اسے اپنے وطن میں جگہ دی، ان کے آنے پر خوشی منائی، ان کا استقبال کیا، جانتے ہو آج وہاں کیا ہو رہا ہے؟ وہ لمحے کو رو کے جواب کا انتظار مگر جواب نہیں آیا۔

آج وہ قوم اپنے ہی گھر میں تشدد کا شکار ہے، انھیں انھی کے گھر سے نکالا جا رہا ہے، انھیں مارا جا رہا ہے، مجھے اس سے سبق ملا ہے میں اپنا گھر کسی کو نہیں لینے دوں گا نہ ہی کسی کے ہاتھوں اسے دشمنوں تک پہنچنے دوں گا۔ان کی آنکھوں میں موجود تاثر بے نام تھا اسے کوئی نام نہیں دیا جا سکتا تھا۔

مراد ایو میں آج سے پہلے ایسی خاموشی کبھی نہیں ہوئی تھی خاص طور پر گزیل اور ایڈم کی موجودگی میں، بہت دیر کی خاموشی کو گزیل نے توڑا،

ایڈم نازق ٹھیک تھی؟ یہ سوال! کاش اس سوال کا جواب ایڈم کو نا پتا ہوتا ایڈم نے سر کو نفی میں ہلایا خاموشی دو بارا ان کے درمیان میں در آئی اس بار خاموشی ایڈم نے توری تھی،

ابلا از کی اور زیاد بھائی کی شادی کروائے گئی یہ سوال تھا یا جواب گزیل سمجھ نا سکی۔

مجھے نہیں پتا مگر مجھے نہیں لگتا ایسا ہو گا۔

تمھیں ایسا کیو لگتا ہے؟ ایڈم کہنے کے ساتھ کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھا وہ دونوں گزیل کے کمرے سے منسلک ٹرس پر تھے۔کیو کہ نازق معاف نہیں کرتی ایڈم مسکورایا گزیل ابلا کچھ

بھی کر سکتی ہیں وہ کسی پیٹرن کو فولو نہیں کر تیں، جب کسی کو لگتا ہے نازق یہ نہیں کرتی ابلاوہ کر کے دیکھاتیں ہیں۔اگر کسی کو لگے کہ ابلا یہ کرے گئیں ابلاوہ کام نہیں کر تیں۔

She is unpredictable

تم یہ سب کیسے کہہ سکتے ہو؟

میں ابلا کو دیکھ کر آیا ہوں،

ایڈم کیا نازق روئی تھی، گزیل کے لہجے میں فکر تھی ایڈم نے سر جھکا لیا وہ اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ گزیل نازق روئی تھیں وہ مونا کے مرنے پر روئی تھیں۔وہ ایلف ماما کے مرنے پر نہیں روئی تھیں،ایڈم کی آواز رندگئی۔ گزیل اپنی کرسی سے اٹھی اور ایڈم کے ساتھ کرسی کے قریب اہ کھڑی ہوئی اس کا کندھا سہلاتے اس کی اپنی آنکھوں میں نمی تھی تم رونا چاہتے ہو ایڈم؟

گزیل کے پوچھنے پر وہ گیلی آنکھوں سے مسکورایا،اس کی آنکھوں میں جو چمکا تھا وہ پانی تھا۔وہ لب بھینچے انسو روکنا چاہتا تھا مگر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا،

گزیل مونا کو نہیں مرنا چاہیا تھا، وہ کیسے اسے مار سکتے ہیں، اسے نہیں مرنا چاہیے تھا، اسے نہیں مرنا چاہیے تھا، وہ بار بار یہی دہرا رہا تھا۔ گزیل بے آواز رو رہی تھی انسو اس کی گال سے لڑک کر ایڈم کے کھندھے پر گڑ رہے تھے۔ ایڈم کو اس وقت احساس ہوا کہ وہ رو رہا ہے وہ بھی گزیل کے سامنے وہ انکھیں صاف کرتا کھڑا ہوا،

ایڈم تمہیں مجھ سے اپنے انسو چھوپانے کی ضرورت نہیں ہے، میں تمہاری بہن ہوں۔

میں اب نہیں رو سکتا مجھے پرورش دینے والی عورت نے مجھے رونا نہیں سکھایا، وہ جانے لگا،

ایڈم!!

گزیل کے پوکارنے پر وہ روکا، گزیل اس کے سامنے آئی،

میں بھی نازق مراد احمد کی پرورش ہوں میں نے بھی رونا نہیں سیکھا، مجھے رونا نہیں رولانا سکھایا گیا ہے، میں بھی نازق مراد احمد کی پرورش کا ثبوت ہوں، تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اس سب وقت میں تمہارا نازق کو ابلا بولانا بے مقصد سمجھتی رہی ہوں؟ ساتھ ہی سر نفی میں ہلایا،

نہیں ایڈم میں جانتی ہوں تمہیں یہ لگتا ہے کہ صرف تمہیں نازق کی فکر ہے، میں تمہیں ایک بات بتاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری دنوں میں حضرت عائشہ صدیقہ کے

ساتھ رہنا چاہتے تھے وہ کہتے نہیں تھے لیکن باقی ازواج مطہرات کو یہ محسوس ہوا اور انھوں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ وقت گزارے، ایڈم میں اور از کی جانتے ہیں نازق اگر کیسی سے بات کرے گی تو وہ تم ہو ہم نازق کا دکھ کم نہیں کر سکتے،

بانٹ تو سکتے ہیں نا گزیل۔

اس کی بات ایڈم نے مکمل کی۔ گزیل مسکرائی اس کی مسکراہٹ زخمی تھی۔

مطلب میں ٹھیک تھی ایڈم، نازق نے جج کرنا بھی نہیں سکھایا جانتے ہو جن کے پاس اپنی تکالیف لے کر جائی جاتیں ہیں ان کہ پاس دلاسہ لے کر جانا بہت مشکل ہوتا ہے، اور میں یہ ہمت نہیں رکھتی ایڈم وہ چند لمحے کچھ نا کہہ سکا پھر آگے ہو کر گزیل کو گلے لگا یا،

میں تمہیں جج نہیں کر رہا تھا، میں ایڈم مراد احمد کبھی بھی اپنی بہنوں کو جج نہیں کر سکتا مر کر بھی نہیں۔

سڑک کنارے پڑے دانے پرانڈے اپنی چونچ میں بھرتے کبھی ایک کبھی دو کبھی اپنی چونچ ساتھی پرانڈے کو مارتے وہ سب دانا چوک رہے تھے گلاس ونڈو کے اس پار از کی بے مقصد ان پرندوں کو دیکھ رہی تھی، زیاد کب آیا اسے پتا ہی نا چلا اسے یوں متوجہ نہ پا کر زیاد نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا، ایک نظر پرندوں کو دیکھ کر دوسری نظر از کی پر ڈالی،

از کی!

اس کے پو کارنے پر وہ متوجہ ہوئی، چند سانیے وہ سمجھ نہ سکی کہ وہ کہاں ہے پھر جیسے اسے معلوم ہوا وہ خاموش ہوئی وہ سرمائی شٹ پر سرمائی فلیر پہنے، ساتھ سرمائی بلیزر پہنے ہوئے تھی، جیولری ندارت صرف ہاتھ میں وہ برسلٹ تھا۔

کیا ہوا؟

وہ جیسے سوال پر چونکی تھی۔

تمہیں کیا ہوا ہے تم dull لگ رہی ہو؟ وہ مدھم سا مسکورائی۔

مونا یک لفظی جواب،

زیاد سمجھ سکتا تھا مونا کو آخری دفعہ زیاد نے بھی دیکھا تھا، مونا اسے اس وقت شدت سے یاد آئی تھی پورے خاندان میں واحد جانور تھی سب کو مونا عزیز تھی کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے۔

وہ سب کو پسند تھی۔

ازکی اب بس کرو پورا احمر ارازا افسردہ ہے اب تم بھی، ازکی سر جھکائے مسکرائی اسے مسکوراتا دیکھ زیاد مسکورایا تھا۔ مسکوراتے مسکوراتے ازکی کی آنکھوں میں نمی کب آئی ازکی کو معلوم ہی نہ ہوا،

زیاد تم کیسے کر لیتے ہو یہ سب، تم کیسے ان لوگوں کے درمیان رہ لیتے ہو، کوئی کیسے معصوم بے زبان جانور کو مار سکتا ہے صرف بدلے کے لیے کیا یہ لوگ سینے میں دل نہیں رکھتے، کیا اسمہ احمد نازق کی نفرت میں اس معصوم بلی کو مار سکتی ہیں، تمہیں نازق روڈ لگتی تھی نا؟

وہ ایک لمحے کو رکی جیسے جواب چاہتی ہو مگر زیاد خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

وہ اس دن سے کمرے سے نہیں نکلی تمھاری ماں نے میری بہن کو توڑنے کے لیے ایک معصوم جانور کو مارا ہے زیاد، اس کی آواز کب بلند ہوئی اسے معلوم نہیں تھا۔

وہ خاموش ہوئی تو زیاد بہت مدھم آواز میں کہنا شروع ہوا، میں 15 سال کا تھا جب ممی اور پاپا کی separation ہوئی تھی اس سے پہلے بھی ان کے تعلقات کچھ اچھے نا تھے وہ آپس میں لڑتے تھے ممی ہماری custody لے کر احمد اراز میں رہنے لگی، مجھے یہاں نہیں رہنا تھا آج بھی نہیں رہنا چاہتا میں کوشش کرتا تھا جتنا کم ہو سکے پیسے اتنے کم استعمال کرو، جب میں اس قابل ہوا کہ کما سکو تو میں نے احمد انڈسٹرز سے آلگ نوکری کی ممی بہت نارض ہوئی، انھیں میں کبھی نظر ہی نہیں آیا نہ تب نہ پہلے کبھی بھی میں کیا چاہتا ہوں اس کی پرواکسی کو بھی نہیں تھی ممی کبھی بھی میری کسٹڈی نہیں لینا چاہتی تھیں وہ صرف جمیل چاہتی تھیں میں unwanted child ہوں سب مسئلے میرے آنے کے بعد ہوئے تھے میں ہمیشہ خود سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس سب میں میری کیا غلطی تھی؟

از کی آج میں یہ سوال تم سے کرتا ہوں اس میں میری کیا غلطی ہے؟ میں اپنی ممی کے کسی عمل کا جواب نہیں دے سکتا مگر مونا کے مرنے کا افسوس مجھے بھی ہے، یہاں مسئلہ میرا اور نازق کا نہیں ہے یہاں بات مونا کی تھی اس کے مرنے پر مجھے بھی اتنا ہی دکھ ہے جتنا تمہیں مگر میں تمہیں اس دکھ سے باہر لانا چاہتا ہوں مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے نازق سے کوئی مسئلہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ مرنے والوں پر صبر نہیں کرتی۔

مرنے والے اگر تباہی موت مرے تو صبر بھی آجائے قتل کر دیے گئےؤں پر صبر نہیں آتا

زیاد، مونا خود نہیں مڑی اس میں جانتے ہو تمہاری غلطی کیا ہے؟

زیاد حیرت سے اسے دیکھے گیا۔

تم سب جانتے تھے تم جانتے تھے کہ تمہاری ممی غلط ہیں مگر تم نے کبھی بھی انھیں غلط نہیں کہا، تم اپنے سامنے موجود غلط کو غلط کیو نہیں کہہ سکے؟

کیوکہ غلط کرنے والے میرے عزیز تھے، اور ان کے خلاف کھڑے ہونا بہت مشکل ہوتا ہے میں ان کے خلاف کھڑے ہونے کی ہمت خود میں نہیں رکھتا ہم دنیا جہاں کو یہ پتا سکتے ہیں کہ وہ غلط ہیں، وہ جو کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے مگر ہم یہ بات اپنے عزیز لوگوں سے نہیں کہہ سکتے، تم نے بھی کبھی مراد ماموں کو یہ نہیں کہا کہ ان کا رویہ تمہیں تکلیف دیتا ہے۔

از کی کچھ کہہ ہی نہ سکی،

کچھ دیر بعد کوفی کے باپ اراتے مگ ان کے سامنے تھے زیاد دوبارا کہنا شروع ہوا،

میں شادی کے بعد احمد اراز میں نہیں رہو گا وہ جو کوفی اٹھنے والی تھی اس ڈر سے کہ کہیں کوفی گر نا جائے اس نے کوفی اٹھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

میں کبھی بھی احمد اراز میں نہیں رہنا چاہتا تھا پر میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں شادی کے بعد ایک نیا گھر لوں گا میرے پاس کچھ سیوانگز ہیں وہ زیادہ بڑا نہیں ہو گا مگر وعدہ کرتا ہوں جب بعد میں کر سکو گا تب احمد اراز یا مرادایو جیسا گھر لے کر دوں گا کیا تم میرے ساتھ رہو گئی؟

از کی مسکورائی، میں تمہارے ساتھ سڑک پر بھی رہ سکتی ہوں وہ مسکور کر کہتی اسے مسکور نے پر مجبور کر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ادریس نور کے سامنے بیٹھا تھا سر جھکائے دونوں ہاتھ میز پر رکھے وہ نور کو نازق کے اوفس نہ آنے کی وجہ پتا چکا تھا۔اس کی سبز آنکھوں میں کچھ تھا مونا کو نور نے بھی دیکھا تھا نور کو بھی بلیاں بہت پسند تھیں۔

تو کیا یہ سب اسمہ احمد نے کیا ہے؟ ادریس نے سر ہولے سے اس بات میں ہلایا۔

کوئی ان سے پوچھے گا نہیں مگر سب جانتے ہیں کہ یہ انھوں نے کیا ہے out of rage ان کے سوا کوئی ایسا کیو کرتا۔نور خاموش تھی اسے نازق ایسی نہیں لگی تھی۔اسے نہیں لگتا تھا نازق اتنی نرم دل ہو گی بلی رکھنے والی عورتیں نرم دل ہو تیں ہیں نور،وہ چونکی تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں،وہ بات ادھری چھوڑ گئی۔

میں تمہاری سوچ سے واقف ہوں نور اس کو پڑھ سکتا ہوں،مگر جنتی ہو مجھے زیان کی زیادہ فکر ہے۔

کیا وہ نازق کو پسند کرتا ہے بے سکھتا سوال پر ادریس پہلے چونکا پھر مسکورایا،

کیا تمہیں نظر نہیں آتا،کوئی اندھا بھی دیکھ کر پتا سکتا ہے زیان نازق کو پسند کرتا ہے وہ بہت اداس ہے مونا کے لیے،اس کے لیے مونا بہت قیمتی تھی۔مونا زیان سے بہت فرانک تھی۔

وہ کبھی میرے پاس نہیں آتی تھی اسے میں کبھی پسند نہیں تھا مگر مجھے وہ اچھی لگتی تھی زیان کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ مونا میرے پاس نہیں آتی اور دیکھو آج وہ کسی کے پاس بھی نہیں ہے خیر چھورو سب نے مونا کا افسوس کچھ زیادہ منا لیا ہے۔

نور اس کے یوں کہنے پر منہ کھولے اسے دیکھے گئی۔

کاش کبھی تم مجھے ایسے مسکورا کر دیکھو،

ادریس کے کہنے پر وہ کچھ سخت کہتے کہتے رو کی مونا کا افسوس ہے مجھے مگر اب آگر ہم افسوس ہی کرتے رہیں گئے تو از کی اور زیاد کی شادی کیسے انجوئے کریں گئے۔

کیا ان کی شادی ہونے والی ہے؟ نور نے دبے دبے جوش سے پوچھا جس پر ادریس نے سر اثبات میں ہلایا ساتھ میں مسکورانا ضروری سمجھا۔

زیاد کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے جب سے آسمہ احمد نے یہ کہا ہے کہ وہ از کی کا رشتہ لینے جائیں گیں۔ میں بھی زیاد اور از کی کے لیے بہت خوش ہوں دونوں ساتھ بہت اچھے لگے گئے۔اس کے یوں کہنے پر نور مسکورائی،

ویسے کوئی اور بھی ساتھ اچھا لگ سکتا ہے ادریس کا اشارہ کس طرف تھا وہ جان گئی تھی۔

اچھا کون اچھا لگ سکتا ہے ساتھ میں؟ نور جان پوچھ کر انجان بنی رہی۔

تم اور نازق وہ جل کر بولا!

ہاں یہ بات تو ہے میں اور نازق بہترین پاٹنرز ہیں ادریس کا حلق تک کڑوا ہوا،

مطلب نازق میری رقیب ہے۔نور نے لاپرواٸی سے شانے اشکاۓ، تم بنانا چاہتے ہو تو بنالو مجھے مسئلہ نہیں ہے۔ادریس نے برا منہ بنایا، اچھا وہ سب چھورو تم شادی میں آٸو گی نا نازق بھی تمہیں بولاۓ گی جانتا ہوں مگر میں تمہیں سب سے پہلے داوت دینا چاہتا تھا وہ سر جو کاۓ ہنسی اچھا ٹھیک ہے اگر نازق نے کہا تو میں آٸو گی مطلب نازق میری رقیب نہیں سوطن ہے وہ چہرا پیچھے پیکھے ہنستی رہی پھر سیدھی ہوٸی اس کے چہرے پر مسکورہٹ تھی تم بہت برے ہو ادریس اس کا ہنستے ہنستے سانس پھولنے لگا ادریس مسکورادیا وہ اس عورت کو ہمیشہ مسکورتا دیکھنا چاہتا تھا اور وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی مسکورا کر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نازق اپنے کمرے سے باہر آٸی، بھرے رنگ کی شٹ پر بھورے رنگ کی پینٹ پہنے آنکھوں پر نظر کا چشمہ پہنے اس کے اندر کچھ تو بدلا تھا۔اس کے اندر سنجیدگی پہلے سے کچھ زیادہ تھی، جیولری سادہ مگر بہترین، اس کے چہرے سے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ یہ وہ نازق ہے جو پچھلے چند دنوں سے اپنے کمرے میں تھی۔وہ قدم اٹھاتی مراد احمد کی سکڈی میں گٸ، دروازے پر دستک دیتے اندر آنے کی اجازت مانگی۔مراد احمد نے فورن اجازت دی اگر وہ اس معاملے کے

پیچھے نہ ہوتے تو وہ نازق کو یوں نہ چھوڑتے، نہ چاہتے ہوئے پھر وہ اسے اس کے غم میں اکیلا کر گئے تھے وہ قدم قدم چلتی اندر آئی، مراد احمد اپنی کرسی پر بیٹھے تھے۔ نازق میز کے بلکل سامنے لگی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی تھی۔

تم ٹھیک،

اسمہ احمد نے آپ سے ازکی اور زیاد کے متعلق بات کی ہے؟

وہ مراد احمد کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بول پڑی، مراد احمد نے سر نفی میں ہلایا

وہ بہت جلد آپ سے بات کریں گیں اس لیے میں چاہتی ہوں کہ ہم اس بارے میں بات کریں، مجھے زیاد سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ زیاد اور ازکی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور میں امید کرتی ہوں آپ کو اس رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے کسی ڈیل کے بارے میں پتا رہی ہو۔

نازق کیا تم تفصیل میں جانا پسند کرو گی وہ اسی کہ لہجے میں بولے، اگر وہ ایسا چاہتی تھی تو ٹھیک ہے مراد احمد بھی اپنے نام کہ ایک تھے۔

جی بلکل، جیسے آپ مجھے اپنی کچھ عرصے پہلے سے ہوتی ایکٹیویٹیں کے بارے میں بتائیں گئے میں بھی آپ کو سب بتادوں گئی۔

وہ مسکورائے مطلب میں نہ سمجھو؟ وہ شانے اچکا گئی،

یہ فیصلہ آپ کا ہے، البتہ از کی اور زیاد کی شادی آنے والے ہفتے میں ہی ہونی چاہیے اس کے بعد میں اور آپ دونوں مصروف ہیں۔اور تم مراد احمد نے اس کی بات کاٹی۔

میں بھی، وہ اپنی رو کہتی گئی۔

میں تمہاری شادی کی بات کر رہا ہوں، نازق کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

کیا تم نے شادی نہیں کرنی؟ چند لمحے وہ کچھ کہہ ہی نہ سکی، آپ کا اشارہ کس طرف ہے؟

وہ شاید مراد احمد کی بات سمجھ گئی تھی، مالک کی طرف مراد احمد نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

دائود مجھ سے کئی بار اس بارے میں بات کر چکا ہے وہ مالک کے بارے میں ہی کرتا ہے۔

میری طرف سے نہ ہے۔

Clubb of Quality Content

اس نے مراد احمد کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہا، دائود احمد کو کوئی اور طریقہ ڈھونڈا چاہیے وہ مجھے سیڑھی بنا کر نہیں چل سکتے انھیں کوئی نیا مہورا چاہیے ہوگا، مجھ سے انھیں کوئی فائدا نہیں ہوگا۔ ازکی کی شادی ویسے ہی ہو رہی ہے، رہی گزیل تو وہ بہت چھوٹی ہے اور ایڈم لکئی ہے کہ دائود احمد کی کوئی بیٹی نہیں ہے مراد احمد کھولے دل سے مسکورائے۔

نازق انھیں کی بیٹی ہے اس بات میں کوئی شک نہیں تھا۔ انھیں یاد تھا کہ یہی جواب دائود احمد کو مراد احمد سے ملا تھا جو ابھی مراد احمد کو نازق مراد احمد سے مل رہا تھا۔ وہ مسکورائے،

ٹھیک ہے مگر میں چاہتا ہوں تم اس بارے میں سوچو۔

ہم اس بارے میں ازکی کی شادی کے بعد بات کریں گئے ساتھ ہی جانے کے لیے مڑی،

نازق کیا میں اس کا مطلب میں ہاں سمجھو وہ رکی اور چہرا مور کر صرف اتنا کہا

ہم اس بارے میں ازکی کی شادی کے بعد بات کریں گئے

پھر چہرا مورے وہاں سے چلی گئی مراد احمد کا چہرا بجھا وہ جانتے تھے ان کی یہ خواہش خواہش ہی رہنے والی تھی۔ وہ سٹڈی سے باہر آئی ہی تھی جب ایک جھٹکے سے ازکی نے نازق کا ہاتھ پکرا اور

اسے اپنے کمرے میں لے گئی وہ چپ چاپ اس کے پیچھے چلتی رہی اپنے کمرے سے منسلک ٹرس پر آکر اس نے نازق کا ہاتھ چھورا،

مجھے زیاد سے شادی نہیں کرنی، از کی نے چھوٹے ہی بالا۔ نازق سینے پر ہاتھ بنادھے اسے دیکھتی رہی،

وجہ ؟ یک لفظی سوال۔

اس کے ساتھ نہ رہنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔

کسی کہ ساتھ رہنے کے لیے صرف ایک وجہ چاہیے ہوتی ہے اور وہ یہ ہوتی ہے کہ آپ اس کے بغیر نہیں رہنا چاہتے، آپ کا دل اس کے دور جانے سے اداس ہوتا ہے، اور آپ اپنے دل کو اداس نہیں کرنا چاہتے بس یہ وجہ کافی ہوتی ہے از کی، وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی۔ میں جانتی ہوں تمہیں یہ سب ڈیل لگ رہا ہے نہیں میں تمہیں ڈیل نہیں بنا رہی، میں تمہیں ڈیل بننے سے بچا رہی ہوں اسمہ احمد تمہیں استعمال کر سکتی ہیں وہ تمہیں استعمال کریں اس سے پہلے میں نے انھیں استعمال کیا ہے کچھ ہاتھ اس میں ازکان کا بھی ہے۔

ازکان کا ہاتھ کیسے ؟

ایسے کہ اسمہ احمد کی فیکٹری پر ہونے والی ریڈ کی خبر ازکان نے دی تھی۔ میں تمہیں اس لیے کمپنی میں آنے کو کہتی تھی تاکہ تم چیزوں کو سمجھو میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا ورنہ مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ وہ سیاہ کریں یا سفید میں نے اسے ایک موقع جانا اور یہ سب کیا کچھ عرصہ بعد چیئر پرسن تم ہو گی۔

مطلب یہ ایک گیم ہے؟

وہ شانے اچکا گئی،

کہہ سکتے ہیں۔

تم بہت بدل گئی ہو نازق، ازکی کی آواز اسے اپنے عقب سے آئی تھی۔

No criminal is worse than the woman who wants to live for herself

وہ کہہ کر رکی نہیں چلی گئی، پیچھے ازکی کھڑی رہ گئی اس نے یہ بات کیوں کی تھی اسے اس کا یوں کہنا برا لگا تھا۔

وہ اوفس آگئی تھی اور جو پہلا شخص اسے ملا تھا وہ مالک تھا۔مالک اس سے مونا کا افسوس کرنا چاہتا تھا مگر کچھ تھا جو اسے روک رہا تھا۔وہ کیا تھا؟اس کا نازق کے سامنے نرم پڑنا یا اس کی آنا۔جو بھی ہو وہ یہ نہیں پتا سکا کہ اسے بھی مونا کے مرنے کا افسوس ہے۔آنا بہت کچھ کھا جاتی ہے اور آج آنا مالک سے بہت کچھ مانگ رہی تھی جس کو وہ ضمیر کی گردن پر پائوں رکھے کرنے والا تھا وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے آیا اور کرسی دکھیل کر اس کے سامنے بیٹھا نازق ایک فایل کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔کیسی ہو؟

مالک نے بات کا آغاز کیا۔

ڈائن ہوں۔

مالک مسکورایا،کچھ ایسا پتا ئو جو میں نا جانتا ہوں؟

وہ خاموش رہی،

Clubb of Quality Content

کیا مراد تایا نے تم سے ہمارے متعلق کوئی بات کی ہے؟

تمہارا اشارہ رشتے والی بات کی طرف ہے نازق نے فائل سے سر اٹھائے بغیر کہا۔

ہاں بلکل۔

نازق نے فائل بند کردی کیا تم اپنی اس دوست سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔

بلکل کروگا۔

نازق نے اس کا چہرا دیکھا پھر مجھ سے یہ بات کرنے کا کیا مطلب۔

وہ مسکورایا پہلی تم سے کروگا دوسری اس سے کروگا۔مالک تم فوج چھور کر نہیں آئے تم ایک مشین پر آئے تھے۔مالک کے چہرے سے مسکوراہٹ غائب ہوئی،

تمہیں کیسے پتا؟اب کی بار نازق مسکورائی تھی،

مطلب میں ٹھیک تھی،وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھی بکومت مالک ڈھارا تھا۔

بک بک تم بند کرو اور میرے اوفس سے دفا ہو وہ بھی جواباً ڈھاری تھی۔

Clubb of Quality Content

مالک چند گہری سانسیں لیتا وہاں سے چلا گیا، وہ اس عورت کا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کاش اس عورت کی زبان نہ ہوتی تو مالک احمد کے لیے نازق مراد احمد جیسا کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ نازق نے اسے جاتے دیکھا دراز قد ہلکے برے بال جو ماتھے پر گرتے تھے سرمائی پینٹ پر سرمائی شٹ جس کی آستینیں کھنیوں تک موری ہوئی تھیں اسے مالک سے زیادہ زہر کوئی نہیں لگا تھا۔

زہر آدمی!

وہ اپنی کرسی پر بیٹھی دوبارا کام کرنے لگی تھی اسے ازکی کے ساتھ شادی کی شوپنگ پر بھی جانا تھا، مالک نامی مصیبت ابھی لمبے وقت تک اس کے گلے میں رہنے والی تھی۔

Clubb of Quality Content!

ازکی اوفس آ گئی تھی اور زیان نازق سے پہلے آج پہلی بار اس کے پاس آیا تھا وہ پھولوں کا ایک گلدستہ لیے اس کے اوفس آیا تھا چہرے پر مسکورہٹ تھی مگر اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

مبارک ہو، وہ گہری مسکراہٹ کہ ساتھ کہہ رہا تھا۔ وہ مسکورائی اس کے ہاتھ سے گلدستہ لیا اور میز پر رکھا اور فائل کھولے اسے پڑنے لگی،

تم ٹھیک ہو؟زیان کو کچھ عجیب لگا تھا۔

اس نے فایل پر سے سر اٹھایا اور اثبات میں ہلایا پھر دوبارا فایل پر سر جھوکا یا زیان نے اس کے سامنے سے فائل اٹھئی،

یار تم دونوں بہنیں کبھی سیدھی طرح مسئلہ بتاتی کیو نہیں ہو؟وہ فائل کو بند کر کے سائڈ پر رکھ چکا تھا۔

اب بتاؤ مسئلہ کیا ہے؟وہ سنجیدہ تھا۔

دنیا میں نازق کے علاوہ بھی لوگ رہتے ہیں زیان وہ اکتا کر بولی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو کیا مسلہ نازق کا دنیا میں ہونا ہے؟

وہ ناچاہتے ہوئے ہنسی تھی،تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔

تمہارا مطلب ہے تم دونوں کی طرح سڑا ہوا نہیں ہو سکتا،ہاں میں بہت خوش اخلاق ہوں سڑایل نہیں ہو سکتا،اچھا اب بتاؤ مسئلہ کیا ہے؟

تمہاری خوش اخلاقی دیکھ کر میں نے فیصلہ بدل دیا ہے میں تمہیں نہیں بتاؤ گی۔

ٹھیک ہے مت بتائو،

جھوٹے دوست ہو تم مطلب تمہیں میری ذرا بھی پرواہ نہیں ہے کیسے دوست ہو تم؟

اگر تم مجھے گلٹی کرنا چاہتی ہو تو سوری وہ میں نہیں ہو سکتا۔

پتا ہے مجھے۔

اور وہ دونوں ہنس دیے، اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے زیان سنجیدگی سے بولا۔

میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔

وجہ نازق ہے کیا؟ وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا از کی چند لمحے کچھ کہہ ہی نہ سکی،

مطلب بات یہی ہے وہ خاموش رہی میری بات سنو از کی جو تم سوچ رہی ہو ویسا نہیں ہے

نازق کو اسمہ احمد سے یہ ڈیل تمہارے لیے کی ہے وہ ان پر کیس کرنے والی تھی، نور اسی وجہ

سے نازق کے ساتھ ہوتی تھی اس نے ان سے یہ سب لے ہی لینا تھا اور سب سے مراد میرا

سب ہے وہ انھیں ہر چیز سے بے دخل کرتی اور وہ ایسا کسی قسم کی نرمی کے بغیر کرتی۔ اس نے

انھیں صرف بزنس سے دور کیا ہے تاکہ وہ تمہیں یہ پوسٹ دے سکے زیاد احمد ارازسے جائے

گا اسے سپورٹ کی ضرورت ہو گی تو وہ کسی اور سے نہیں لے گا تو تمہیں اس کی مدد تو کرنی

ہو گی نا پھر تم خود کسی سے مدد نہیں چاہو گی تم مانگو گی، نہیں کیو کہ یہ تمہیں وریاضت میں ملا ہے اس کی اس بات پر وہ ہلکا سا مسکورائی،

تاکہ میں اس کی مدد خود کر سکو زیان کے بجائے از کی نے مکمل کی تھی زیان نے ہاتھ میز پر مارا بلکل یہی بات۔

وہ مسکرایا، میرے ساتھ رہ رہ کر تم بہت عقلمند ہو گی ہو۔

بلکل از کی نے شانے اچکاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں مسکورائے، اچھا تم نازق سے بات کب کرو گئے؟

کون سی بات؟ زیان نے سوالیا انداز میں پوچھا۔

نازق کو یہ بتانا کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔

زیان خاموش ہو گیا وہ تو یہ بات باکل بھول ہی گیا تھا۔ زیان آج مراد بابا بھی نازق سے اس بارے میں بات کر رہے تھے مگر وہ مالک اور نازق کی شادی کے بارے میں بات کر رہے تھے زیان کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟

میں وہی کہہ رہی ہوں جو میں نے سنا ہے نازق نے نہ کہا ہے مگر میں چاہتی ہوں کہ تم نازق سے بات کرلو زیان دیر مت کرنا۔

زیان کچھ کہہ ہی نا سکا، وہ جو اتنے عرصے سے یہ سوچ رہا تھا کہ بابا نے مالک کو کیو بالایا ہے وہ حیران ہوا کہ وہ یہ جان کیو نا سکا۔

زیان نازق سے بات کرو کسی اور سے بات کرنے کا کوئی فائدا نہیں ہے۔ازکی نے پریشانی سے کہا زیان نے سر اثبات میں ہلایا، میں نازق سے بات کروگا ابھی وہ ہسپتال گئی ہے کل میں نازق کو بتادوں گا۔

Clubb of Quality Content!

زیان نے بظاہر ازکی کو تسلی دی مگر وہ ازکی سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔وہ واپس احمد اراز آگیا تھا اس میں یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ ہسپتال جائے وہ گھر آیا تو ندرت احمد خلاف توقع گھر پر ہی تھیں، زیان کو آتا دیکھ وہ مسکورائی اور اس کے قریب گیں۔کیسے ہو تم؟

انھوں نے بہت خوشدلی سے پوچھا، وہ مدہم سا مسکورایا،

زیان ایک بلی تھی صرف ایک بلی اسکا اور کتنا افسوس کرو گئے تم بیٹھا؟ وہ پریشانی سے کہہ رہی تھیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کیو مگر کچھ عرصہ قبل سے ندرت اپنی سر گرمیاں بدل چکی تھیں۔

ممی، پاپا نے مالک کو واپس کیو بالا یا ہے؟

زیان نے کسی قسم کی تمہید کے بغیر کہا، ندرت احمد چند لمحے کچھ کہہ ہی نہ سکی،

وہ جس کسی وجہ سے بھی آیا ہو تمہارا باپ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا، میں نازق کو ناپسند کرتی ہوں مگر میں اسے استعمال کرنا بھی ناپسند کرتی ہوں، میں اسے برداشت نہیں کر سکتی اور مالک وہ تو نازق کے ٹیمرامینٹ کو جانتا ہے میں حیران ہوں وہ مان کیسے گیا؟

آپ کیا انھیں جانتی نہیں ہیں وہ اپنے فائدے کے لیے کسی کو بھی استعمال کر سکتے ہیں، رہی بات مالک کی وہ تو بابا کی گوڈبوکس میں ہمیشہ سے آنا کے کیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

ندرت احمد نے زیان کی آنکھوں میں دیکھا جہاں باپ کے نام پر کچھ عجیب سا تاثر تھا، وہ تاثر کیسا تھا؟ نفرت، نہیں زیان کسی سے نفرت نہیں کر سکتا وہ بھی اپنے باپ سے کبھی نہیں۔

زیان وہ جو بھی کرنا چاہ رہا ہے، وہ نہیں ہو گا مگر تم اپنے باپ کے بارے میں غلط مت سوچنا، پیسے سے محبت کس کو نہیں ہوتی،

مگر ہر کوئی ان کی طرحا غلط رستہ اختیار نہیں کرتا ممی اور آپ یہ بات جانتی ہیں پھر مجھ سے یہ کیو کہتی ہیں کہ میں

ہم کسی اور بارے میں بات کر سکتے ہیں ندرت احمد نے بات کا رخ بدلنا چاہا زیان نے آنکھیں میچلیں ایک لمبی سانس خارج کرتا وہ پر سکون ہونے کی کوشش کر رہا تھا،

یو نوٹ زیان مجھے لگتا ہے تمہیں شادی کا سوچنا چاہیے وہ ناچاہتے ہوئے ہنس دیا،

اب آپ کو میرے لیے کون سی لڑکی ملی ہے وہ مسکورا کر کہتا کافی اچھا لگ رہا تھا۔ندرت احمد دو قدم قریب آئی یوں کہ وہ اس کہ بالک سامنے تھیں وہ قد میں ان سے لمبا تھا،اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں لیے وہ کچھ اوپر کو ہوئی اور زیان نے سر جو کا یا ندرت احمد نے اس کا ماتھا چوما،

I love you I really do,you are my heart

ویسے اسے بلیکمیلا نگ کہتے ہیں ندرت احمد اور جہاں تک مجھے یاد ہے آپ شادی شدا ہیں اور آپ کے تین بچے ہیں،زیان کی بات مکمل نا ہو سکی ندرت احمد نے اس کے سر پر چابک لگائی تھی۔

تم شروم کرلو زیان کسی دن بہت مار کھو گئے مجھ سے۔

میں آپ سے نہیں ڈرتا اس نے کچھ اس انداز سے کہا کہ ندرت احمد بامشکل اپنی ہنسی روک سکئی،

دونوں ہاتھ سینے پر بندھے،

اچھا کیو، جبکہ مجھے لگتا ہے تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیے تو تم کیو نہیں ڈرتے؟

اس نے ہاتھ اٹھایا، کیوکہ میرا ایک بھائی فوج میں ہے اور ایک وکیل ہے،اور وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔

زیان تمہیں پتا ہے مجھے لگتا ہے تم اس دنیا میں خوشیاں بانٹنے آئے ہو تمہاری وجہ سے کبھی کسی کو کوئی دکھ مل ہی نہیں سکتا، یہ جو لوگ کہتے ہیں نا

there is no such thing as white collar

میں نہیں مانتی کیو کہ تم ہو زیان، تم ایسے ہی ہو، تمہارا رنگ سفید ہے۔

بس کریں اب کیا بچے کی جان لیں گئی وہ بے حوش ہوتے ہوتے رہا، وہ ہنس دی اور انھیں ہنستا دیکھ وہ مسکورا یا جو بھی ہو وہ اس کی ماں تھیں اور وہ ان سے بدگمان نہیں ہو سکتا تھا۔

****

نازق کو آج ہسپتال میں کام کم تھا وہ واپس گھر جانے لگی جب اسے فتحان ملا،

کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں وہ کہہ کر جانا چاہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نازق کیا ہم ڈیز ساتھ کر سکتے ہیں؟ کیسی بھی ریس اور شرط کے بغیر، کیا تم آئو گئی؟

نازق چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر سر اثبات میں ہلایا۔ وہ نہ نہیں کہہ سکی کیوکہ وہ نہ کہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد

وہ دونوں آمنے سامنے میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ نازق نے بالوں کی پونی کی ہوئی تھی جس میں سے ایک لٹ نکل کر باہر چہرے پر جھول رہی تھی۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ پہنے وہ سنجیدہ مگر خوبصورت لگ رہی تھی۔

فتحان مسکورا کر اسے دیکھ رہا تھا جو مینیو دیکھ رہی تھی۔

مجھے ایسے مت دیکھو، مینیو واپس میز پر رکھتی وہ سیدھی ہوئی وہ ابھی بھی مسکورا رہا تھا۔

مجھے یہاں بولانے کا کیا مقصد ہے فتحان؟ جو بات کونی ہے کرو۔ تمہارا کبھی کوئی پرپوزل آیا ہے؟ اس کے اس قدر عجیب سوال پر نازق ششدر رہ گئی، چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

یہ بات پوچھنے کے لیے تم مجھے یہاں لائے ہو؟

یہ بھی اور اس کے علاوہ اور بھی تم جواب تو دو، اس کے یوں کہنے پر نازق کچھ اور کہہ ہی نا سکی۔

اس بات کا تو جواب مراد بابا ہی دے سکتے ہیں، وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے پیچھے کو ہو کر بیٹھی۔

میرا مطلب ہے کبھی کسی نے تم سے کچھ کہا ہو، تمہیں پرپوز کیا ہوا۔

فتحان کیا تمہیں لگتا ہے ایسا ہو سکتا ہے؟ لوگ مجھ سے ضروری بات تک کرنا ناپسند کرتے ہیں، وہ مجھ سے اس طرحا کی کوئی بات کیسے کریں گئے۔

وہ خاموش ہو گیا اس کے پاس الفاظ کی کمی تھی۔

فتحان میں ایک بار ایک سیمینار میں تھی، وہاں بیٹھے مجھے احساس ہوا کہ کوئی میرے بالوں کو ہاتھ لگا رہا ہے میں نے پیچھے دیکھا تو وہاں ایسا کچھ نہیں تھا، میں نے دوبارا اپنی توجہ سیمینار کی طرف کرلی، مجھے دوبارا وہی احساس ہوا میں دوبارا موری، مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔ نازق نے نظریں اٹھائی، ایسا اس کو لگتا ہے فتحان دم سادھے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں اس انسان کو جانتی ہوں پہلے لمحے سے، اسے لگاتا ہے میں یہ نہیں جانتی مگر میں جانتی ہوں کہ وہ کون تھا، میں مور کر اسے warn کر رہی تھی۔ مگر وہ میری warning سمجھا ہی نا سکا۔ فتحان عورت کے سینسز بہت شارپ ہوتے ہیں، میرے بھی ہیں، سو فتحان احمد مجھے سیدھی باتیں پسند ہیں جو کہنا ہے کہو۔

وہ چند ساںیے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر کہنا شروع ہوا،

وہ میں تھا۔

جانتی ہوں، نازق نے اطلاع دینا ضروری سمجھا۔

میں بھی جانتا ہوں کہ تم جانتی ہو میں بہت عرصے سے تم سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر میں صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا پر اب مجھے احساس ہوا ہے کہ کوئی وقت صحیح نہیں ہوتا، ہمیں بس بات کرنی ہوتی ہے۔ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا نازق میں اپنی زندگی تمہارے بغیر نہیں گزرانا چاہتا۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا گھوڑا کیلسی کو بہت یاد کرتا ہے، اور میں تمہیں وہ مسکورایا وہ بھی مسکورائی۔

تو تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے؟

نازق چہرے پر مسکورہٹ لیے پوچھ رہی تھی۔ وہ بس مسکورا تا رہا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

وہ الجھا، کس کی؟

مجھ سے محبت کی کیا وجہ ہے یونہی کوئی کسی سے محبت تو نہیں کرلیتا۔ وہ حیران ہوا پھر سوچنے کے سے انداز میں بولا، مجھے سوچنے دو تم سے محبت کرنے کی وجہ تمہارا چہرا ہو سکتا ہے، یا نہیں

تمہاری جولائن نہیں شاید تمہاری گال کی ابھری ہوئی ہڈیاں،اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ مسکورادی۔

اچھا تھا مگر میں امپرس نہیں ہو سکتی ہاں میں اگر کوئی عام لڑکی ہوتی تو ضرور اپنی تعریف سن کر خوش ہوتی، مگر میں عام نہیں ہوں۔وہ اپنا پرس اٹھاتی مڑی جب فتحان کے اگلے الفاظ اس کے قدموں کو ساکت کر گئے۔

(Bir fift goze olursun sonara butun gozlere ker)

You fall in love with a pair of eyes then you become blind to all eyes

انظر الی عینی أنا ملی بک

Look at my eyes ,I am full of yours

وہ آہستہ آہستہ اس کے سامنے آیا تم سے محبت کی وجہ تمہارا یہ چہرا نہیں ہے تمہاری آنکھیں ہیں جن میں حقیقت ہے۔جو خول تم نے خود پر چڑھا رکھا ہے وہ تمہاری آنکھوں پر نہیں ہے، تمہاری آنکھیں شفیق ہیں ان میں نرمی ہے یہ تمہاری حقیقت ہیں۔تم آج بھی اتنی ہی نرم ہو نازے جرنی بچپن میں تھی۔

نازق نے رخ موڑ کر فتحان کو دیکھا، تم سے محبت کی وجہ تمہارا نرم دل ہے نازق تم آج بھی وہی چھوٹی بچی ہو جو زکی کے ساتھ ہوتی تھی، خود پر چڑھائے خول سے بلکل مختلف۔

نازق حیران تھی کوئی اسے اتنا کیسے جان گیا تھا، کسی کو اسے اتنا نہیں جاننا چاہیے تھا۔وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔

فتحان نے اسے نہیں روکا۔

وہ واپس گھر آیا تو فورن اپنے کمرے میں جانے لگا، ازکان بھی اسی وقت آیا تھا فتحان کو دیکھ اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا پورچ سے داخلی دروازے تک جاتے فتحان کے قدم بہت کمزور تھے۔ازکان اس کے پاس چلا آیا،

تم ٹھیک ہو؟

فتحان نے ہولے سے سر اثبات میں ہلایا اور اندر چلا گیا۔ازکان کو کچھ عجیب لگا تھا وہ فتحان کے پیچھے اس کے کمرے تک گیا، فتحان بیڈ کے قریب زمین پر بیٹھا تھا۔ازکان قدم قدم چلتا اس کے قریب آہ بیٹھا، فتحان نے ایک نظر ازکان کو دیکھا سیاہ ٹری پیس سوٹ جس کا کوٹ ہاتھ میں پکڑے آستینیں کھنیوں تک مورے اور سیاہ ہی چمکتے جوتے،ازکان احمد اس کے ساتھ زمین پر بیٹھا تھا۔کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کے اس عمل پر اس کو ضرور تمغہ امتیاز دیتا مگر اس وقت وہ خود میں کسی قسم کی توانائی نہیں پاتا تھا۔

فتحان جب ہم چھوٹے تھے تب تم اور میں خاصے اچھے دوست ہوا کرتے تھے،ازکان نے مدہم آواز میں کہا۔

فتحان مسکورایا اور سر اثبات میں ہلایا،

کوئی تمہیں کچھ بھی کہتا تھا تو تم سب سے پہلے میرے پاس آتے تھے میں تمہارا فیورٹ ہوا کرتا تھا۔پھر اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے بات ہی نہیں کرتے میں دنیا کے لیے بدلا

ہوں تمہارے لیے میں آج بھی واہی ازکان ہوں۔اپنی جیب سے ایک ڈبی نکال کر اس نے فتحان کو دی،

میں تمہیں یہ تب دینا چاہتا تھا جب تم واپس پاکستان آئے تھے مگر میں نہیں دے سکا، وجہ میں خود بھی نہیں جانتا مگر میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم میرے بھائی ہو اور میرا خاندان میرے لیے بہت قیمتی ہو۔

فتحان اس ڈبی کو دیکھے گیا سیاہ ڈبی۔

ازکان اٹھا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

فتحان نے ڈبی کو کھولا، جس میں ایک قیمتی گھری فتحان کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ ازکان کو کیا ہوا تھا۔اس نے خاموشی سے کلائی میں پہنی اپنی گھری اتری اور ازکان کی دی ہوئی گھری پہن لی۔

نازق نے ہاں نا سہی نہ بھی تو نہیں کہا تھا۔اسے کچھ وقت درکار ہوگا اور فتحان اسے بہت وقت دے سکتا تھا۔

وہ آنکھیں مندھے سر بیڈ کی پوشت سے ٹیکائے سو گیا، وہ کبھی مانے گا نہیں مگر اسے ازکان کا یوں آنا اچھا لگا تھا، اہ جرمنی اسے بہت کچھ لے گیا تھا اس کی زندگی کا بہت سا وقت اس کی

زندگی کی بہت سی خوشیاں اور محبتیں جن میں سرے فرست ازکان اس کے بھائی کی محبت تھی۔

زیان سنگار میز کے سامنے کھڑا اپنا عکس دیکھ رہا تھا وہ سفید شرٹ پر گہرے نیلے رنگ کی پینٹ پہنے ہوئے تھا۔ بال سلیقے سے سیٹ کیے وہ بلکل تیار تھا۔ ہاتھ میں گھڑی پہنتا وہ اپنے کمرے سے باہر آیا، فون کان سے لگائے وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ بات ختم کر کے زیان نے فون پینٹ کی جیب میں ڈالا اب اس کا رخ اپنی گاڑی کی طرف تھا۔ ہر اُٹھتا قدم اس کے دل کو عجیب طرحا کے وسوسے میں ڈال رہا تھا۔ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اب اس کا رخ اوفس کی جانب تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نازق کا موڈ صبح سے خراب تھا، وجہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ مالک کو یہ خبر ملی تھی اور اس موقع سے وہ کیسے فائدانہ اٹھاتا۔ وہ نازق کے اوفس آیا، دروازے پر دستک نہ دینا ایک روایت بنتا جا رہا تھا۔ نازق نے سر اٹھا کر دیکھا، کم از کم اس وقت وہ مالک کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ سر جھکائے اپنا کام کرنے لگی۔ مالک قدم قدم چلتا کرسی پر آ بیٹھا وہ مسکورایا اور بات کا آغاز کیا،

میں نے بابا سے بات کی ہے ہم انتظار کریں گئے تمہارے جواب کا باشرط یہ کہ جواب ہاں میں ہو۔

مالک میرا کوئی موڈ نہیں ہے تمہیں ذلیل کرنے کا باہر جانے کا راستے وہ ہے، اپنے خصوصی انداز میں دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

مالک کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی، اگر تمہیں مسئلہ فاطمہ سے ہے تو کوئی بات نہیں میں فاطمہ کو الگ گھر لے دوگا ویسے بھی 4 شادیوں کی اجازت تو مجھے ہے، میں تو دو کر رہا ہوں۔

نازق کا سفید چہرا سرخ ہوا، تم خود کو سمجھتے کیا ہو مالک، ہو کیا تم، تم جیسوں کو صرف ایک یہی سنت یاد ہے اور باقی سب کی خیر ہے۔ تم جیسوں کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں مالک احمد۔ تم خود کو سمجھتے کیا ہو یا مجھے کیا سمجھ رکھا ہے، مذاق ہو رہا ہے یہاں اور اگر ہو بھی رہا ہے کم از کم میں اس مذاق کا حصہ نہیں ہوں۔

مالک یکدم کرسی سے اٹھا، تم کیا ہو یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو نازق مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ سب کیو کر رہی ہو اس کی وجہ تم بھی جانتی ہو اور میں بھی۔

اچھا تو کیا وجہ ہے؟

نازق کو اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ اس کی آواز کب بلند ہوئی۔ وجہ یا تو زیان،

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر لگا وہ چند لمحے کچھ کہہ ہی نہ سکا پھر نازق کے بازو پکڑے اسے دیور کے ساتھ لگانا چاہا مگر نازق نے ایک اور تھپڑ اس کے منہ پر مارا انگشت شہادت اٹھے وہ بے حد غصے میں تھی،

مالک احمد یہاں سے دفا ہو جاؤں ورنہ اپنی حالت کے ذمے دار تم خود ہو گئے۔ مالک ایک قدم آگے آیا جب عقب سے آواز آئی، وہ یہ آواز پہچانتا تھا وہ مرا نازق لمبے لمبے سانس لیتی نرمل ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ تیزی سے ان دونوں کے درمیان میں آیا، کیا ہو رہا ہے؟

مالک آنکھوں میں تیش لیے نازق کو دیکھ رہا تھا۔ زیان اس کے سامنے کچھ اس طا حا سے آیا کہ مالک نازق کو نا دیکھ سکا۔

مجرم کے پاس کہنے کو اکثر،

oh just shutup نازق کی بات مالک نے درشتی سے کاٹی۔

when a woman is speaking men should not poke their nose they should be quiet and just listen

باپ نے سیکھایا نہیں ہے کیا، زیان کے اس طاحا کہنے پر مالک کے تیش میں اضافہ ہوا، مگر زیان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا اس وقت تم یہاں سے جاؤ باہر جانے کا راستہ نازق بتا چکی ہو گی۔

مالک چند گہرے سانس لیتا وہاں سے نکل گیا، دروازا ایک زوردار ٹھاسے بند ہوا۔

مالک کے جاتے ہی نازق اپنی جگہ پر واپس آ گئی زیان کرسی کھینچتا اس کے بلمقابل لے آیا اس سے پہلے زیان کچھ بھی کہتا نازق نے ہاتھ اٹھا کر کہا،

زیان کوئی بھی میرے اور تمہارے تعلق کو غلط کہے گا تو میں یہی کروگئی میرے اور تمہارے درمیان دوستی ہے اور دوستی بہت اچھا تعلق ہوتا ہے اس کو مالک یا کوئی اور گالی دینے کی کوشش کرے تو کیا لگتا ہے میں خاموش رہو گی، زیان کچھ کہہ ہی نا سکا اس کے جیسے سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

زیان تم ابھی یہاں سے جاؤ نازق بال کانوں کے پیچھے ارستی نرمل ہونے ہی کوشش کر رہی تھی۔

اور زیان نہ پہلے کبھی نازق کی بات ٹال سکا تھا اور آج تو وہ خود جانا چاہ رہا تھا۔ وہ چند لمحے نازق کو دیکھتا رہا پھر وہ اس کے اوفس سے نکل گیا اس کے قدموں میں تیزی تھی۔ نازق کو اس کے احساسات گالی لگتے ہیں۔ اس کے دل پر بے حد بوجھ تھا۔

پیچھے نازق سر دونوں ہاتھوں میں گرائے رونا چاہتی تھی مگر وہ رونہ سکی اسے مالک پر بہت غصّے آرہا تھا، اس کا دل چاہا تھا مالک کو دنیا فانی سے رخصت کر دے۔ وہ جان گئی تھی جو پیچھلے کچھ عرصے سے اس کا پیچھا کیا جا رہا تھ، وہ کوئی اور نہیں مالک تھا۔

وہ مالک تھا جو نازق کا سائے کی طرح تعقب کر رہا تھا۔ نازق کا دل چاہا مالک کے منہ پر کچھ اور تھپڑوں کا اضافہ کر دے وہ بد دعا دینا چاہتی تھی مگر وہ نہ دے سکی قرب سے اس نے آنکھیں میچلیں،

کاش کے لوگ کہنے سے پہلے سوچ لیں اور دوسروں کا دل ناتوڑا کریں۔

****

شام میں وہ سب ایک ڈیزائنر کہ شٹوڈیو میں تھے،ایڈم اور گزیل ہمیشہ کی طرحا کسی بات پر بحث کررہے تھے،ازکی صبح کے وقع سے لاعلم تھی،وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ نازق نے زیان کو کیا جواب دیا ہوگا،دیا ہوگا بھی یا نہیں،یا شاید زیان نے بات ہی نہ کی ہو ازکی کے زہن میں بہت کچھ تھا،وہ الجھی ہوئی تھی۔

نازق کا موڈ قدے بہتر تھا،کیسے،وہ خود یہ نہیں جانتی تھی۔

ازکی نازق کے پاس آئی،

تم ٹھیک ہو؟ازکی نے بات کرنی چاہی۔

ہم۔نازق سر جوکائے فون پر کچھ ٹائپ کررہی تھی۔

نازق آج کچھ ہوا ہے کیا اوفس میں؟

نازق نے چہرا اٹھا کر ازکی کو دیکھا،

Clubb of Quality Content

تم کیو یہ پوچھ رہی ہو؟

تمہارا موڈ اوفس کے بعد سے زیادہ خراب ہے۔

نازق مسکورائی میری اور مالک کی لڑآئی ہوئی ہے میں نے اسے دو ٹھپڑ مارے ہیں۔

از کی چند لمحے کچھ کہہ ہی نہ سکی وہ بس نازق کا چہرا دیکھتی رہی، فکر مت کرو مالک مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا زیان آیا تھا شاید اس نے کوئی بات کرنی تھی، مگر میں اس وقت بات نہیں کر سکتی تھی وہ خود ہی وہاں سے چلا گیا۔

کیا اس نے تم سے کوئی بات کی تھی از کی کے سوال پر نازق نے غور سے اس کا چہرا دیکھا۔

کیا اس نے تم سے کچھ کہا ہے؟

وہ جیسے از کی کے اندر کا حال جاننا چاہتی تھی۔از کی نے فوراً سر نفی میں ہلایا،

نہیں ایسا پ نہیں ہے اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی میں بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔

از کی ایک سانس میں سب کچھ کہہ گئی۔

نازق کچھ بول ہی نہ سکی،

Clubb of Quality Content

گزیل کو آتا دیکھ ازکی گزیل کے پاس گئی، ایڈم بھی اس کے پیچھے ہی تھا گزیل اور اس کی بحث ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ نازق میں نے سوچ لیا ہے ہم سب ساڑھی پہنے گئے آپ، میں، ازکی بلکہ یہ theme ہے ہماری،

شادی ازکی کی ہے یا تمہاری؟ ایڈم نے بولنا ضروری سمجھا تھا۔

تم سے کسی نے بات کی ہے آدم خور۔

کاش کے کوئی تمہیں بتاتا کہ تم کتنی بد صورت ہو۔ ایڈم نے جواب دینا بھی ضروری سمجھا تھا۔

اور کاش تم دونوں یہ بات سمجھ جاؤ کہ ہم گھر پر نہیں ہیں نازق کے کہنے پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویسے نازق گزیل کا پلن اچھا ہے مجھے کافی اچھا لگا۔

دیکھا نازق ازکی کو بھی پلن پسند ہے پلیز ہم یہ کرتے ہیں نا۔

اچھا ٹھیک ہے۔

گزیل خوشی سے پہلے نازق کے اور پھر ازکی کے گلے لگی پھر وہاں موجود ایک عورت سے ساڑھیاں دیکھانے کو کہا۔

ایڈم تم اور مراد بابا دونوں ایک جیسے کپڑے پہنانا، نازق کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ کیا یہ سب ڈیزائنرز صرف عورتوں کے لیے کپڑے بناتے ہیں۔

نازق ہنس دی آپ کو مالک بھائی کو دو تھپڑ نہیں مارنے چاہیے تھے۔

پھر کتنے مارنے چاہیے تھے؟ اس نے بہت سہولت سے کہا۔

کم از کم بیس۔

مالک کے لیے دو ہی بیس کے برابر ہیں۔

نازق مجھے معاف کردے، نازق نے ایڈم کو دیکھا وہ ہاتھ جورے اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

نازق کے دل کو کچھ ہوا اس نے فوراً ایڈم کے جوڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا،

نہیں ایڈم اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے یہ تقدیر ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایڈم کو دیکھ رہی تھی جو شاید کسی بھی وقت رو پڑتا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔نازق نے آنکھیں ایڈم کے چہرے سے ہٹائی وہ جانتی تھی اگر وہ ایسا کرتی تو وہ رو پڑتی،نازق نے ایڈم کو گلے لگا یا از کی جو گزیل کے پیچھے گئی تھی ایڈم کو یوں دیکھ کر چہرا مور گئی۔وہ ایڈم کو روتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

نازق ایڈم کا بازو سہلانے لگی یہ تقدیر ہے،انسان تقدیر سے لڑ نہیں سکتا۔

مگر میں آپ کے لیے کبھی بھی نہیں ہوتا جب بھی آپ کو میری ضرورت ہوتی ہے میں نہیں ہوتا۔

ایڈم یہ تقدیر ہے اور میں نے کہا نا تقدیر سے لڑ نہیں سکتے سو اس کی کوشش مت کرو۔

نازق آپ کیو ہیں ایسی،

اس نے ایڈم کے گال پر اپنا ہاتھ رکھا،جانتے ہو ایڈم ہم جیسے سب کو نظر آتے ہیں ویسے نہیں ہوتے لوگوں کو صرف وہ نظر آتا ہے جو ہم انھیں دیکھنا چاہتے ہیں،یا وہ جو خود دیکھنا چاہیے حقیقت کیا ہے یہ صرف ہمیں پتا ہوتی ہے اور باز دفاع تو ہم خود بھی نہیں جانتے کہ ہماری حقیقت کیا ہے۔

مجھے وہ کہانیاں بہت دلچسپ لگتی ہیں جن میں ایک انسان آپ کو سارا وقت معصوم لگتا ہے اور ایک انسان کلپرٹ ہمیں بچارا ہوتا ہے پر جانتے ہو ہمارا اصل دشمن وہ معصوم انسان ہوتا ہے لیکن اصل زندگی بھی اس سے مختلف نہیں ہوتی۔ ہمیں نظر آنے والے انسان اتنے کمزور نہیں ہوتے، باز دفاع وہ ایک سوئی چبنے پر رونے لگتے ہیں اور باز دفاع وہ پہاڑ کا بوجھ بھی برداشت کر لیتے ہیں۔

اور مضبوط لوگ کیسے ہوتے ہیں، ایڈم نے گیلی آنکھوں سے پوچھا۔

یہ بہت عجیب ہوتے ہیں یہ لوگ لمبی مسافت تے کرتے ہیں تجربات کی، یہ لوگ لوگوں کے سامنے نہیں ٹوٹتے مگر ٹوٹتے یہ بھی ہیں۔ انسان ٹوٹے نہ تو وہ انسان کیسے ہوئے۔ یہ لوگ ایک رات ہار مانتے ہیں تو دوسری صبح اللہ انھیں یہ یاد دلا دیتا ہے کہ وہ ہار نہیں مان سکتے۔ ہارتے وہ نہیں جو جیت نا سکتے ہوں ہارتے وہ ہیں جو مشکل سے پہلے بیچ راہ سے بھاگ جائے۔

انسان بہت مصبوط ہے جس خیال کو سوچ بھی نہیں سکتا جب وہ حقیقت بن جائے تب اس کو سروایو کر لیتا ہے۔ اللہ اپنے وعدوں کا کا بہت پکا ہے جب کہتا ہے کے کسی پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں دالتا تو ایسا ہی کرتا ہے، یہ ہم انسان ہی دوسرے انسانوں پر زمین تنگ کرنا

چاہتے ہیں۔ ہم لوگوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں، اس حد تک کہ وہ سانس بھی ہماری مرضی سے لیں۔ انسان ایسا کیو ہے میں نہیں جانتی مگر ہر انسان ایسا نہیں ہوتا ہے اگر ہر انسان ایسا ہو تو جہنم نا بنائی جاتی کیو کہ پھر یہ دنیا جہنم ہوتی۔

وہ جادو کرتی تھی یا اس کے الفاظ جادو کرتے تھے، جو بھی تھا ایڈم اس کو سن رہا تھا۔

ایڈم ہر مشکل میں آسانی ہے جیسے اس وقت تمہیں اور مجھے یہاں باتوں کے بجائے ازکی اور گزیل کے ساتھ شوپنگ کرنی چاہیے۔ وہ مسکورا کر کہتی اسے ان دونوں کے پاس لے گئی۔

کچھ وقت وہ سب شوپنگ کرتے رہے ہنستے مسکوراتے۔

یہ وقت یاد رہنے والا تھا۔ ایڈم اس سارا وقت نازق کی آنکھوں میں موجود تاثر کو نام دینے کی جدوجہد میں لگا رہا، مگر وہ تاثرات کو چھپانے میں ماہر تھی۔

****

نازق اپنے اوفس میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی جب دروازا کھول کر مالک اندر آیا نازق نے ہاتھ میں پکری فائل بند کر دی۔

مالک احمد، نازق نے مسکورا کر کہا جس پر مالک نے سر کے خم سے جواب دیا۔ دروازے پر دستک نہ دے کر تم نے یہ بات ثابت کی ہے اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب مالک بولنے لگا، اب جب کہ تم جانتی ہو کہ میں فوج چھور کر نہیں آیا ہوں تو مجھے یہ پتاؤ کہ تم کون ہو اور تم وہ سب کیسے جان سکتی ہو کہ ایسی کون سی چیز ہے جس نے پورے ڈیپارٹمنٹ کو حلا کر رکھ دیا ہے۔

نازق نے بے نیازی سے شانے اچکائے،

پہلی بات تو یہ کہ تم نے بغیر اجازت آ کر یہ ثابت کیا ہے کہ انسان کو ایک بار میں ہی سمجھ آ جاتا ہے مگر تم انسان ہو ہی نہیں جانور ہو میں تمہاری نوکر نہیں ہوں۔

کمال ضبط کا مظاہرہ تھا جو مالک احمد نے کیا تھا اور کمال بے نیازی تھی جو نازق کے لہجے میں تھی۔

نازق مجھے صرف یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ سب کیسے پتا ہے؟

مالک نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے اور نازق کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا نازق سینے پر ہاتھ بنادھے مالک کو دیکھ رہی تھی میرے اپنے سورسز ہیں، مالک مسکورایا نہیں تم کسی کی سورس ہو۔مالک سیدھا ہوا اور کرسی پر بیٹھ گیا، سو اب تم مجھے پتاؤ گئی کہ

تم نے یہ حرکت کرکے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ تمہاری رہی سہی تمیز بھی دفن ہو چکی ہے مجھے لگتا تھا کہ شاید تم انسان ہو مگر نہیں تم انسان نہیں ہو تم جانور ہو، مالک کا دل چاہا کہ نازق کا سر دیور میں مار دے یا اس کی گردن توڑ دے، یہ اس کا صبر تھا جو اس نے یہ نہیں کیا۔نازق نے فائل دوبارا کھول لی یہ اشارہ تھا کہ اب تم یہاں سے جاؤ مالک ضبط کے گھنٹہ پیتا باہر جانے لگا جب نازق نے اسے مخاطب کیا،

Clubb of Quality Content

کل گیارہ بجے آنا جگہ میں پتاؤ گی اور جیسا کہ تم نے کہا national security is your first priority

مالک کچھ بھی کہے بغیر باہر نہیں گیا۔وہ اتنا تو جانتا تھا کہ اگر وہ کچھ کہہ رہی ہے تو کچھ نا کچھ ضرور ہو گا۔

اگلے دن مالک وقت مقرر پر نازق کے اوفس میں تھا خلاف توقع مالک نے آج دروازے پر دستک دی تھی، نازق کہ اجازت دینے پر مالک نے دروازا کھولا اور نازق پر ایک سرسری سی نظر ڈالی، سفید ٹرٹل نیک شٹ پر سفید رنگ کا فلپر پہنے ساتھ ہم رنگ ہیلز اور سفید ہی بلیزر پہنا ہوا تھا۔ بال پونی میں بندھے وہ اپنی ہلکی مگر خوبصورت جیولری میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔

مالک اس بات کا عتراف کرنا چاہتا تھا کہ نازق بہت خوبصورت تھی مگر ان کے درمیان کی خوش اخلاقی اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی۔اس کے کانوں میں دو بڑے موتی تھے اور گلے میں ایک جھولتا ہوا موتی تھا جو اسے خوبصورت مگر سنجیدہ ظاہر کرواتا تھا۔

Clubb of Quality Content

مسئلہ اگر اس کی جوب کا نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی ان دو تھپڑوں کے بعد نازق کے جنازے پر بھی نا آتا۔

تم وقت پر آئے ہو گڈ، نازق کی آواز پر وہ خیالات کو جھٹکتا سامنے لگی کرسی پر آ بیٹھا،

فوج میں رہ کر وقت کی پابندی آ ہی جاتی ہے، نازق متاثر ہوئی۔

اگر وقت کم نا ہوتا تو میں ضرور جانتی کہ فوج نے تمہیں کیا کیا سیکھایا ہے۔

نازق اب پوئنٹ پر آؤ، تمہیں یہ سب کیسے پتا ہے جب کہ مجھ سے آوپر کہ اوفیسرز کو بھی ابھی اس مسلئے کا علم نہیں ہے تو تمہیں یہ کیسے پتا کہ کیا مسلہ ہے؟

مالک اہم یہ نہیں ہے کہ مجھے کیسے پتا، اہم یہ ہے کہ مجھے پتا ہے تمہارے اور میرے درمیاں لاکھ مسائل ہوں مگر ہم دونوں ہی اپنے کام میں کوتاہی برداشت نہیں کرتے وہ لمحے کو رکا ایک نظر نازق کی آنکھوں میں دیکھا، بھوری کانچ کی سی آنکھیں اسے نازق کا ہم لفظ استعمال کرنا اچھا لگا تھا۔

مالک! اس کے پوکارنے پر مالک متوجہ ہوا،

بہت جلد feminist کی ایک ریلی نکلے گئ وجہ بل کا پاس نہ ہونا ہے۔

کیسا بل مالک نے وضاحت چاہی،

ایک خاتون بہت جلد خواتین کے حقوق کے لیے ایک بل پاس کروانے کے لیے national assembly میں حاضر ہوں گئ اس بل کے بارے میں چند روز قبل ہی تذکرات شروع ہو جائے گئے مگر ان خاتون کو نیشنل اسمبلی پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا جائے گا اور چوکہ یہ بل پیش ہی نہیں ہو گا تو وہ کانون بھی نہیں بن پائے گا اور کیو کہ یہ کانوں ورک

پلس ہیر سمنٹ کے خلاف تھا تو یہ ریلی جلسو میں تبدیل ہو جائے گئی۔مالک نے بہت غور سے نازق کی بات سنی، پھر کہا،

اور اگر وہ خاتون پہنچ جائے تو بس کیا یہی ضروری ہے مالک نے جیسے تصدیق چاہی،

نازق نے نفی میں سر ہلایا اس بل کو کانوں بنانا ہے وہ عورت مر بھی جائے تب بھی لوگ اس سے اتنا پیار نہیں کرتے کہ اس کے لیے ملک اور اپنا سکون برباد کریں یہ سب اس کانوں کے لیے ہے ہر دوسری لڑکی ورک پلس ہیر سمنٹ کا شیکار ہے،اس لیے اس ریلی میں ایسی عورتوں کی کافی تعداد ہو گئی۔

یہ سب تمہیں کیسے پتا؟

نازق نے شانے اچکائے،اس کے بعد ہو گا یہ کہ ملک میں مختلف جگہ احتجاج ہوں گے اس میں زیادہ شومالیت عورتوں کی ہو گی معملات ہاتھ سے باہر ہو جائے گے۔

اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں مالک کے پوچھنے پر نازق نے مالک کو دیکھا،

بل پاس کروانا ہے،نازق نے سہولت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مالک حیران ہوا مگر یہ ہم کیسے کروا سکتے ہیں، ہم قومی سلامتی کے لیے کام کرتے ہیں کانوں سازی کے لیے نہیں۔

نازق نے دو بار اشانے اچکائے، میرا کام تھا تمہیں پتانا اور تمہارا کام تم بہتر جانتے ہو، کچھ بعید نہیں کہ ہمارا ملک صرف نام کا ڈیمو کریٹک ہے پاکستان کو فوج ہی چلاتی ہے۔

میرا سوال ابھی بھی وہی ہے اس کی بات کے جواب میں مالک نے کہا، نازق نے ابھر وا اٹھا کر مالک کو دیکھا،

یہی کہ تمہیں کیسے پتا؟

نازق نے کوئی جواب نہیں دیا یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ تمہیں اب میں اور برداشت نہیں کر سکتی۔

I'm sorry

مالک نہیں جانتا تھا اس کے لبوں سے یہ جملہ کیسے ادا ہوا، لیپٹوپ پر ٹائب کرتی اس کی انگلیاں ساکت ہوئی مگر اس نے سر نہیں اٹھای،

you should

وہ اس کی بات کے جواب میں بس یہی کہہ سکی، مالک ہنس دیا ڈیر کزن کیا ہم ڈیٹز ساتھ کر سکتے ہیں۔

نازق نے سر اس بات میں ہلایا۔

شام کو آٹھ بجے وہ ایک پور تیش ریسٹورنٹ میں تھے نازق صبح والے حلیے میں تھی بس بالوں کو پونی کی قید سے ازاد کر رکھا تھا، ایک ہاتھ میں قیمتی بیگ جبکہ دوسرے ہاتھ میں بلیزر پکڑے وہ مالک احمد کے ٹیبل کے قریب جا رہی تھی۔ اس نے صبح مالک کو غور سے نہیں دیکھا تھا لیکن یہ جاننا مشکل نہ تھا کہ وہ صبح والے ہو لیے سے مختلف نہ تھا وہی بلیک سوٹ اور بلیک پینٹ استین کو نیوں تک فولڈ کیے وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ نازق قریب ائی تو مالک عقب سے نکل کر اس کے لیے کرسی کھینچنے لگا، تو نازق خود مالک کی کرسی پر جا بیٹھی بیگ ٹیبل پر دھرا بلیزر کو سیٹ کی پشت سے لگایا اور مالک کو سلام کہا۔

مالک عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا، نازق نے اس کرسی کی طرف اشارہ کیا جو ابھی مالک نے نازق کے لیے کھینچی تھی۔ یہ کیا تھا؟

وہ سچ میں حیران تھا۔ مالک احمد میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں جو اس سب سے خوش ہوں، میں نازق ہوں اور صرف نام کی نرم ہوں مجھے نہیں پسند کہ کوئی میرے لیے کرسی کھینچے یا میرے لیے گاڑیوں کے دروازے کھلے، یا کوئی میرے لیے ڈرائیو کرے، یا میرا ابیل پے کرے۔

مالک کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ در آئی،

اور کیا کیا نہیں پسند تمہیں وہ مسکرا کر کہتا کرسی پر بیٹھ گیا۔

Clubb of Quality Content

ہم یہاں ڈنر کرنے اۓ ہیں؟

بلکل۔

پھر مالک پوائنٹ پر اؤ تمہید نہ تمہیں پسند ہے نہ مجھے۔

مالک کے لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی تاثرات سنجیدہ تھے، نازق ائی ایم سوری،

یو شڈ، نازق نے بے رخی سے جواب دیا۔

مالک تم جو ہو وہی رہو چاچو کے کہنے پر اپنی محبت کو نہ چھوڑو جانتی ہوں تمہیں میں بالکل نہیں پسند، میں تمہارے لیے ایسا نہیں سوچتی وہ رکی اس کی انکھوں میں دیکھا پھر کہا تم مجھے زہر لگتے ہو،اور اس کی وجہ تمہاری سوچ ہے لیکن تمہیں مجھے پسند کرنے کی ایکٹنگ کرنی ہی نہیں ائی یہ دو شادیوں والی بات بھی تم نے اس لیے کی تا کہ میں پکا ارادہ کر لوں کہ تم سے شادی نہیں کرنی۔

ملک مسکرایا وہ رکی تعقوف کیا اور کہا میں یہ بات نہ صرف خود سے بلکہ مراد بابا سے بھی کہہ چکی ہوں میں نے تمہیں بتایا بھی تھا۔

تم نے یہ بات ان سے کیوں کی؟

مالک حیران ہوا تھا اسے یہ توقع نہیں تھی۔

ہمارے درمیان بات پہلے بھی ہو چکی ہے، نازق نے جیسے اسے یاد دلایا۔

ہاں مجھے یاد ہے مگر تمہیں یہ بات ان سے نہیں کرنی چاہیے تھی۔

مراد بابا چاچو کو ان کے انفرائرٹی کمپلیکس سے باہر لانا چاہتے ہیں۔

Clubb of Quality Content

بابا کو ایسا کچھ نہیں ہے، مالک تیزی سے بولا۔

نازق نے غور سے اسے دیکھا، اچھا یہ بات مجھ سے زیادہ تم خود کو سنا رہے ہو، تمہیں بھی اسی وجہ سے عورتوں کا خود مختار ہونا پسند نہیں تھا اس نے جیسے انکشاف کیا تھا اور مالک کے لیے یہ انکشاف کسی زہر سے کم نہیں تھا۔

ویٹر قریب ایا تو وہ خاموش ہو گئی میرے لیے صرف ایک کافی، تم کھانا نہیں کھاؤ گی؟ مالک نے اس سے پوچھا۔

نہیں کھانا میں اپنے بھائی اور بہنوں کے ساتھ کھاؤں گی، اس نے ویٹر کو اپنے لیے بھی کافی کا کہا اور ہاتھ کے خفیف اشارے سے جانے کا کہا۔

کچھ وقت خاموشی کی نظر ہوا پھر وہ کنگ کارہ نازق میں تم سے زیان والی بات پر سوری کہنا چاہتا ہوں۔

تو کہو، نازق ویسے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

I am sorry Nazik

آج مالک احمد مالک احمد نہیں لگ رہا تھا یہ شاید صرف اج لگ رہا تھا، نازق سر اثبات میں ہلاتی اس کی معافی قبول کر چکی تھی، ٹھیک ہے مالک ہلکا سا مسکرایا۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کسی عورت سے کہوں گا یا اس بات کا اقرار کروں گا کہ عورتوں کا ہر شعبے میں ہونا کتنا ضروری ہے۔

اچھا! وہ محضوظ ہوئی تھی۔

ہاں مجھے عورتوں کا کام کرنا پسند نہیں تھا، وجہ تم تھی۔

نازق نے سوالیہ ابرو اُٹھیں وہ سچ میں جاننا چاہتی تھی۔

نازق مجھے تم بری نہیں لگتی تھی وہ رکا، تم نے سب کچھ سنبھالا ہوا تھا از کی، گزیل، ایڈم، اوفس، تایا، سب کچھ۔

تم اچھی لگتی تھی سوچا تھا کہ تمہارے جیسی بیوی ہو تو انسان کی زندگی جنت ہو تمہارے جیسا دوست ہونا انسان کی زندگی میں بہت سے مسائل حل کر سکتا ہے۔ تمہارے جیسی لڑکی یا دوست یا تمہارا وجود زندگی میں ضروری تھا، وہ ہنسا وہ نہیں ہنسی۔

مالک نے تاوقف کیا نازق جیسے جاننے کے لیے مظطرب تھی۔ پھر؟

میں نے جانا کہ نازق میری دوست نہیں بن سکتی۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟ نازق اس کی بات کاٹ کر بولی، تمہیں ایسا کیوں لگا کہ ہم دوست نہیں بن سکتے۔

اس کی بات کے جواب میں مالک نے اس کی انکھیں دیکھی جو زخمی تھیں ان میں زخمی تاثر تھا، ہاں وہ زخمی ہی تاثر تھا مالک کی اپنی انکھوں میں بھی یہی تاثر تھا زخم۔

کیونکہ تم وہ نہیں تھی جو میں سمجھا تھا، تم نازق سچ میں صرف نام کی نرم ہو نازق بے تاثر تھی، اس کا مقولا پہلی بار کسی نے اس طرح دہرایا تھا، دور اندر کچھ محسوس ہوا تھا کسی نے کہا تھا کیا سچ میں نازق نرم نہیں ہو تم؟

اس نے خود کو خود سے سوال کرتے پایا جس کا جواب اس وقت اس کے پاس نہیں تھا۔

تمہیں ایسا کیوں لگا؟ اس نے مالک کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

مالک نے نظروں کا رخ میز کی جانب کیا وہ شاید اس سے زیادہ اس کی انکھوں کا زخمی تاثر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میز شیشے کی تھی اور مالک کو اپنا عکس نظر آیا، دھندلا بہت کچھ تھا اس کے ذہن میں جو دھندلا تھا، بہت سی دھندلی یادیں، بہت سے دھندلے منظر تھے۔

تم بہت چھوٹی سی تھی تم اور ایڈم احمد دراز اۓ تھے تم نے تایا سے کہا تھا کہ تم سب سنبھالو گی اور اب ہر چیز کے ساتھ تم ٹیکس کو بھی دیکھو گی، تم تایا اور بابا سٹڈی میں چلے گئے۔

اور نازق کو وہ وقت یاد تھا وہ وقت تو کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔

نازق تم نے بابا کو سب کی طرح لالچی سمجھا جب کہ وہ اپنا حق مانگ رہے تھے، میں نے وہ سب سنا تھا۔

نہیں مالک تم نے سب نہیں سنا تھا، نازق اپنی کرسی پر اگے کو ہو کر بیٹھی۔

کیا مطلب؟ مالک حیران ہوا تھا۔

جب تم نے مجھ سے کہا کہ تم ایسے میری وجہ سے ہو میں نے سوچا کیا میں سچ میں اتنی بری ہوں، لیکن نہیں مالک احمد اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے، غلطی شاید تمہاری بھی نہیں ہے غلطی کسی کی نہیں ہے، سوائے اس وقت کہ، مالک جا کر چاچو سے پوچھو کہ اس دن

Clubb of Quality Content

انہوں نے مجھے کیا کہا تھا،اور تمہیں پتہ ہے کس بارے میں کہا تھاعیلف ماماتب میری ماں مٹی کے نیچے دفن تھی اور انہیں دفن ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے،

جو بھی تھانازق،

نہیں مالک اگر چاچو کی جگہ مراد بابا ہوتے اور عیلف ماما کی جگہ تمہاری ممی ہوتیں اور میری جگہ تم،تو پتاہے تم کیا کرتے ؟نازق کی اواز تیز ہوئی، تم مالک تم مراد بابا کو گالیاں دیتے ان سے میں نے پھر کبھی احترام سے بات نہیں کی لیکن بدتمیزی بھی نہیں کی، کیونکہ میں اپنے خاندان کے مردوں سے زیادہ غیرت مند ہوں۔کوفی کب آئی انہیں نہیں پتا تھا مگر اب وہ ٹھنڈی ہوچکی تھی اس کی جھاگ بیٹھ گئی تھی بالکل مالک احمد کے اس حول کی طرح جس میں وہ رہتا تھا۔

بابا آپ نے ایسا کیوں کیا؟وہ جانتا تھا کہ داؤد احمد نے کیا کہا ہوگا کسی کی ماں کے بارے میں ایسا نہیں کہنا چاہیے،تب بھی نہیں جب وہ ایسی نہ ہوں نہ تب جب وہ ایسا ہوں، کیونکہ ماں ماں ہوتی ہے، کسی کی جنت کو ایسا نہیں کہنا چاہیے مالک احمد کو اپناآپ مجرم لگا۔میں اس سے دوستی کرنا چاہتا تھا، معافی مانگنا چاہتا تھا،اس سب کی جو میں نے کیا تھا، لیکن کیا اب صرف معافی

کافی تھی۔میں نازق مراد احمد جیسی دوست بنانا چاہتا تھا نہ اس جیسی ملی نہ وہ، کیا مالک احمد تم دوستوں کے معاملے میں اتنے بدنصیب ہو؟ ہاں یہ بات تم قبول کرو بہت کچھ تھا کہنے کو مگر بولا تو صرف اتنا "کیا تم مجھے معاف کرو گی" اس کی اواز پر وہ جو اپنا سامان سمیٹ رہی تھی رکی غور سے اسے دیکھا اور جب کہا تو لہجہ متوازن تھا،

نہیں

اپنا کریڈٹ کارڈ میز پر رکھا اور بیگ اٹھا کر چلی گئی مالک اب وہاں اکیلا تھا، ہمیشہ کی طرح وہ خاموش تھا، بے بسی بری خاموشی، دکھ بھری خاموشی۔اس کا کیا گناہ تھا، داؤد احمد کا بیٹا ہونا؟ نہیں یہ گناہ نہیں تھا، غلطی یہ تھی کہ وہ اس کو سمجھ نہیں سکا تھا اور گناہ معاف اللہ تعالی کرتا ہے غلطیاں انسان اور اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے انسان نہیں۔

گلاس ڈور کے باہر بارش نے جب برسنا شروع کیا تو رکنا بھول گئی، دور نازق اپنی گاڑی میں بیٹھی اس کو دیکھ سکتی تھی وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

یہ ضروری تھا مالک، تمہارا اصول توڑنا ورنہ تم بھی اس کھیل کا مہرا ہوتے ایک سچ کی قیمت اگر یہ تھی کہ میں تمہیں اپنا مخالف نہ ہونے دوں، تو ہاں مجھے مسلہ نہیں۔جہاں ہر طرف گدھیں

وہاں اگر کسی کو دشمن نہ بنانے کے لیے سچ بتایا جائے تو غلط نہیں ہے، پھر چاہے سچ جتنا ہی کڑوا کیوں نہ ہو۔ گاڑی زن سے بھگاتی وہ اپنے گھر کی جانب تھی۔

ریسٹورنٹ میں مالک کو نہیں پتہ تھا کہ وہ کب گئی، کیسے گئی احساس ندامت نے ہر چیز دھندلی کردی تھی۔ کچھ دیر کے بعد ویٹر کریڈٹ کارڈ واپس لایا تھا، اس نے کارڈ واپس لیا اس سب سے ایک بات تو صاف تھی کہ نازق زیان سے پیار نہیں کرتی تھی، کرتا تو مالک بھی نہیں تھا۔ لیکن زیان کرتا تھا اور مالک جانتا تھا کہ زیان کو یہ بات بھی نازق ہی بتا سکتی تھی۔ صبح ایک اخری بار نازق سے بنا کام کے ملنا ہے، یا شاید بنا ضروری کام کے اور وہ جانتا تھا کہ نازق اس کا انتظار کرے گی کریڈٹ کارڈ کو اٹھا کر جیب میں ارستا وہ قدم قدم چلتا گلاس ڈور سے باہر چلا گیا گاڑی میں بیٹھ کر نازق کو میسج کیا جس کا جواب مثبت تھا، مالک نے ایک گہری سانس لی ایک ہاتھ سٹیر نگ ویل پر رکھے وہ کسی غیر موری نکتے کو دیکھتا رہا، ایک عجیب سا خالی پن تھا جو وہ اپنے اندر محسوس کر رہا تھا۔

تو نازق مراد احمد نامی باب مالک احمد کی زندگی میں بند ہونے جارہا تھا۔مالک کو کچھ یاد آیا تھا اور وہ سرجو کائے ہنس دیا نازق کو کیسے پتا چلا فاطمہ کے بارے میں، جاسوس وہ تھا مگر اس کی جاسوسی ہوئی تھی۔

وہ اس کا ہر قدم پہلے سے ہی جانتی تھی اور وہ اسے کتنا غلط سمجھتا تھا۔اسے لگتا تھا کہ عورتیں اگر کام کرنے لگے تو وہ مرد کو کچھ نہیں سمجھیں گئی مگر یہی تو مرد کرتا ہے اسے اب اپنا نازق کے ساتھ کیا گیا سلوک یاد آیا تھا، وہ اس کو کتنا تنگ کرتا تھا اسے اب اپنے رویئے پر افسوس ہو رہا تھا اور ایک لمبے ارسے تک ہونا تھا۔

نازق مالک کے میسج کا جواب دیتی فون بیگ میں ڈال رہی تھی، اسے احساس ہوا کہ زیان سے مالک کی اس دن والی بک بک کے بعد بات ہی نہیں ہو پائی تھی اور زیان نے تو شاید کوئی ضروری بات بھی کرنی تھی۔اس نے زیان کو میسج کیا جس کا جواب نہیں آیا تھا۔وہ اسے کال کرنے لگی جب ایڈم اسے کھانے کے لیے بولانے آیا سو وہ کھانا کھانے چلی گئی۔ صبح مالک اس کے اوفس آیا اسے اس کا کریڈٹ کارڈ واپس کیا،

کیا تم میری آخری بات کا جواب دو گئی؟مالک نے نازق سے کہا۔

نازق نے سر اثبات میں ہلایا،

کیا تم زیان سے محبت نہیں کرتی؟

نازق نے بہت آرام سے اور سکون سے سر نفی میں ہلایا میں اور زیان دوست ہیں، ہمراہی ہیں، وفادار ہیں، اور بہت کچھ ہیں مگر ہم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے۔ جو ہمارے درمیاں ہے وہ محبت سے بہت زیادہ ہے۔ ایک دوسرے کا احترام ہے، عزت ہے، لحاظ ہے کوئی بھی رشتہ محبت کے بغیر چل سکتا ہے مگر عزت کے بغیر نہیں، اور زیان میرے چند قریبی لوگوں میں سے ہے۔ جن کہ لیے میں مر بھی سکتی ہوں، مگر مالک احمد میں زیان سے محبت نہیں کرتی۔ اس نے ہر لفظ سکون سے ادا کیا مالک کے دل کو کچھ ہوا تھا، اسے زیان کے لیے برا لگا تھا۔

مالک صرف مسکورایا دو انگلیاں ماتھے تک لیجا کر سلام کہا نازق مسکورائی تو کیا یہ الوعد تھا، اگر تھا تو satisfied goodbye تھا۔ مالک چلا گیا تو نازق نے ایک گہری سانس لی،

کیا سب ختم ہوا؟

وہ جو محسوس کر رہی تھی وہ بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔وہ زیان کے پاس چلی گئی پہلی بار وہ خود زیان کے پاس گئی تھی، پہلی بار۔

وہ اس کے اوفس کے باہر کھڑی تھی گلس ڈور کے اس پار وہ زیان کو کام کرتا دیکھ سکتی تھی۔ اس نے دروازے پر دستک دی، زیان نے فائل سے سر اٹھے بغیر اجازت دی، نازق مسکوراتی اندر داخل ہوئی اس کے قدموں کی چاپ سے زیان نے پہچان لیا تھا مگر جیسے یقین نا ہو کہ وہ آئی ہے، سر اٹھا کر جیسے تصدیق چاہی اسے آتا دیکھ وہ حیران ہوا، وہ اس کے سامنے کرسی پر آہ بیٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا بات ہے نازق مراد احمد آج میرے غریب خانے میں؟

اس کے لحجے میں کچھ تو بدلا تھا بظر ہر خوش خلاقی سے کہے گیے جملے میں کچھ عجیب تھا، ٹوٹا ہوا وہ بس مسکورا دی۔

تم کہاں تھے یہ دو دن؟

بس کچھ کام تھا، تم سناؤ مالک کی ٹیونگ کر دی؟

وہ مسکورائی اور سر ہلایا، میرا خیال ہے کہ اب کم از کم وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا۔

وہ ہلکا سا مسکورایا، اب کیا کرنا ہے؟

ابھی تو ازکی کی شادی اور باقی کام اس کے بعد کرنے ہیں۔ آج کل ہر کام کو ازکی کی شادی کے بعد کا ہی کہہ رہی ہوں۔

وہ مسکورایا نازق کو حیرت ہوئی تھی زیان ہر بات کا صاف جواب دے رہا تھا اور بہت نپا تول کر جواب دے رہا تھا۔ وہ خاموش ہو گی زیان نے بھی کچھ نہیں کہا۔

نازق کو کچھ ہوا تھا ہر بات کا آغاز وہ کرتا تھا اور باتوں کا سلسلہ بھی وہی قائم رکھتا تھا پر اگر وہ نہیں کر رہا تو وہ کر لے گی، آج کل وہ خوش رہنے لگی تھی۔

تمہیں ایک بات بتانی تھی،

وہ فائل کے ورک الٹا رہا تھا، ہاں بتاؤ۔

مجھے فتحان نے پرپوز کیا ہے فائل کے ورک الٹاتے اس کے ہاتھ ساکت ہوئے، اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے، اس نے نازق کو دیکھا جو اسے دیکھتے مسکورا رہی تھی وہ اپنی جگہ ساکت تھا اس کا ذہن معوف ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content

کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟ اس نے یہ جملہ کیسے ادا کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

نازق نے سر اثبات میں ہلایا، وہ ہنوس مسکورا رہی تھی۔ زیان بھی مسکورایا،

تو تم نے کیا کہا؟

میں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کہا۔

تو تم کیا کہو گی؟

ابھی تو میں یہی کہو گی کہ ہم اس بارے میں ازکی کی شادی کے بعد بات کرے گئے۔ وہ دونوں ہنس دیے۔

شکر ہے کہ تم نے یہ نہیں کہا باہر جانے کا راستہ وہ ہے۔ نازق مدہم سا مسکورائی، مسکوراتے ہوئے اس کی آنکھیں چمکتی تھیں۔ کچھ دیر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پھر نازق چلی گئی اس کے جاتے ہی زیان کو ویرانی کا احساس ہوا،

"انت الاجملفی عینی"

میری نظر میں تم سب سے حسین ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے پتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔وہ جانتی تھی وہ سب جانتی تھی نازق کی مسکراہٹ اور آنکھوں سے ہر چیز واضع تھی۔وہ فتحان کو پسند کرتی تھی۔زیان کے دل کو کچھ ہوا تھا سو مطلب اب زیان احمد کو دل بڑاا کرنا تھا۔جو باتیں نازق نے مالک سے کہیں تھیں وہ زیان سن چکا تھا نازق کے نکلتے ہی مالک اس کے اوفس میں آیا،اسے کم از کم اس وقت تو اکیلے رہنے دیا جائے مگر نہیں شاید ممی سہی ہی کہتی تھیں کہ وہ کسی کو دکھ دے ہی نہیں سکتا تھا۔وہ مالک کو یہ بات پتانا چاہتا تھا کہ نازق سے بدتمیزی کرنے کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔مالک کچھ بھی کہے بغیر کرسی پر آہ بیٹھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا تم افسردہ ہو؟

مالک نے بات کا آغاز کیا تھا۔

مالک آج کے بعد نازق سے بات کرتے ہوئے اپنی زبان اور ہاتھ قابو میں رکھنا۔اس کی بات کے جواب میں زیان نے وہ کہا جو اسے اس وقت سب سے زیادہ ضروری لگا تھا۔

میرا سوال ابھی بھی وہی ہے،تم افسردہ ہو؟

مالک احمد میں زیان احمد اپنے بارے میں لوگوں کو تفصیلات دینا پسند نہیں کرتا۔ میں جو ہوں، جیسا ہوں، ٹھیک ہوں۔ مالک اس کے غصّے کی وجہ جانتا تھا۔

تم پیار کرتے ہو نازق سے۔

مالک اپنا منہ بند رکھو! آج کے بعد اپنی زبان سے نازق کا نام مت لینا ورنا اپنے کفن دفن کے انتظام کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

مالک کو برا نہیں لگا وہ اس وقت زیان سے مار بھی کھا سکتا تھا مگر وہ یہ چاہتا تھا کہ زیان اس سے اپنا دکھ بانٹے، اس سے بات کرے، رونا چاہے تو رو لے،

میں نے تمہاری مدد کی ہے زیان اور اب تم میرے بارے میں سب کچھ جان گئے ہوا گر نا بھی جانتے تب بھی تم میرا یقین کر سکتے ہو، مالک نے متوازن لہجے میں کہا۔

مالک تم چلے جاؤ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تم کم از کم میرے نزدیک ایک مرد نہیں ہو۔

اب کی بار مالک کا دماغ گھوما تھا، مالک نے یکدم ہی زیان کا گریبان پکڑا،

بس ہوا میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا مگر تم اب زیادہ بکواس کر رہے ہو تم مجھے کہہ رہے ہو اور خود کیا ہو ہاں ایک اظہار تک نہیں کیا گیا تم سے ہاں۔

زیان کے ماتھے پر بل ڈالے، مالک کی آواز تیز اور اونچی تھی اب وہ تم سے دور ہو گئی ہے تم مجھے مرد نہیں سمجھتے تم خود مرد ہو ہاں، بولو اب کیو چپ ہو!

زیان نے مالک کا ہاتھ اپنے گریبان سے ایک جھٹکے کے ساتھ ہٹایا، میں ایک مرد ہوں کیو کہ میں ایک عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا نہ ہی میں ایک عورت کو سیرھی بناتا ہوں، نہ ہی میں ایک عورت کو کمتر سمجھتا ہوں، نہ ہی میں تمہارے باپ کی طرحا یوں کسی کی ماں کو گولڈ ڈیگر کہتا ہوں۔اس کی بات کے اختتام پر مالک نے میز پر رکھی کسی چیز کو زمین پر زور سے مارا تھا۔

میرے اوفس میں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مالک حقیقت یہی ہے۔تم یہ سب کچھ کر کے حقیقت سے انکار کر بھی دو تب بھی حقیقت یہی ہے، تم نازق کو اپنے مشن کے لیے استعمال کر رہے تھے۔تم مالک خود کو مرد کس منہ سے کہتے ہو اس سے پہلے کے مالک زیان کے منہ پر تھپڑ مارتا ایک زوردار جھٹکے سے دروازا کھولا مالک اور زیان نے بیکوقت دروازے کو دیکھا، ادریس،

پندرہ منٹ کے بعد وہ تینوں ایک دوسرے کے سامنے تھے، خاموش۔ادریس نے پہلے مالک کو دیکھا پھر زیان کو کیا کوئی پتائے گا کہ کیا ہوا ہے؟

وہ دونوں خاموش رہے ادریس نے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی ٹھیک ہے پھر میں ایک بات پتا دیتا ہوں تم لوگوں کو،از کی کی شادی میں نور آرہی ہے اور جو اگلی شادی تم لوگ دیکھو گئے وہ میری اور نور کی ہو گی۔

مالک نے چونک کر ادریس کو دیکھا،

کیا تم سچ کہہ رہے ہو وہ حیران تھا،زیان البتہ خاموش تھا اس کے سارے الفاظ ختم ہو چکے تھے۔اس کے ساتھ اچھا ہوا تھا یا برا یہ وہ نہیں جانتا تھا مگر جو بھی ہوا تھا اسے بہت دکھ ہوا تھا۔ اس نے کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا تھا پھر اس کا دل کیو ٹوٹا،اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا پھر اس کے ساتھ برا کیو ہوا،وہ جنگیں روکنے والا سفید جھنڈا تھا اس کے دل میں جنگی تباہیاں کیو ہو رہی تھی۔اس وقت اصولن اسے فتحان سے نفرت ہونی چاہیے تھی مگر شاید ندرت احمد ٹھیک ہی کہتی تھیں وہ کسی کے ساتھ برا نہیں کر سکتا تھا،وہ کسی سے حسد نہیں کر سکتا تھا،نہ وہ کر رہا تھا وہ کیو تھا اتنا اچھا،وہ کیو تھا ایسا،وہ کیو بڑا نہیں بنتا،وہ برا بن سکتا تھا وہ کم ظرف بن سکتا

تھا مگر نہیں وہ سفید تھا اور سفید اس کا رنگ تھا۔ وہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا تھا وہ ایسا کچھ کرنا بھی نہیں چاہتا تھا اس کا دل بہت بڑا تھا وہ اپنی محبت کو نازق کے گلے کا پھندا نہیں بننے دے گا۔ وہ اس کی کہانی میں صرف ایک اچھے باب سے پہچانا جائے گا، وہ باب جس نے نازق کو صرف خوشیاں دیں اس کے لیے آسانیاں کیں اس کے مسکورانے کی وجہ، اس کے خوش رہنے کی وجہ، اس کا دوست، اس کا وفادار زیان احمد اس کے لیے یہی کافی تھا۔ وہ نہ پہلے نازق کے لیے اپنی محبت کو آزمائش بنے دیتا تھا اور نہ اب۔ ہاں اس کا دکھ بڑا تھا اور وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتا تھا۔ ادریس کے پوکارنے پر اس نے خیالات کو زہن سے جھٹکا،

کہاں غم ہو زیان؟ جواباً اس نے سر نفی میں ہلایا،

ویسے انتہائی جاہلوں کی طرح حابات کر رہے تھے تم دونوں میں تم دونوں سے نہیں پوچھو گا کہ کیا ہوا ہے مگر یہ دھیان رکھا کرو یہ اوفس ہے یہاں یہ سب کرنا ٹھیک نہیں ہے بعد میں اگر نازق نے تم میں سے کسی پر کیس کر دیا تو میں نہیں بچاؤ گا، پراسیکیوٹر اور کوئی نہیں نور ہو گی۔

مالک ہلکا سا مسکورایا، ادریس بھی مسکورایا زیان اٹھا اور باہر چلا گیا۔ ادریس اسے جاتا دیکھتا رہا اس کی نظروں میں ہمدردی تھی وہ زیان کو جانتا تھا مگر اس وقت اسے کیا ہوا تھا یہ وہ نہیں

جانتا تھا مگر جاننے میں دیر بھی نہیں لگے گی اور وہ یہ ضرور جانے گا کہ ایسا کیا تھا جو زیان کو ٹریگر کر رہا تھا۔ زیان کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842